Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ
42

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18/محرم 1438 ہجری قمری   20/اخاء 1395 ہجری شمسی   20/اکتوبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 14/اکتوبر 2016 کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللہ پر پورا ایمان تبھی ہوسکتا ہے کہ اُسکے رسولوں پر ایمان لاوے، وجہ یہ کہ وہ اس کی صفات کے مظہر ہیں

صفاتِ باری جیسے ازلی ہیں ویسے ابدی بھی ہیں اور ان کو مشاہدہ کے طور پر دکھلانے والے محض انبیاء علیہم السلام ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (۸) اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ نری خشک توحید مدار نجات نہیں ہوسکتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے علیحدہ ہوکر کوئی عمل کرنا انسان کو ناجی نہیں بنا سکتا۔ لیکن طمانیت قلب کیلئے عرض پرداز ہیں کہ عبدالحکیم خان نے جو آیات لکھی ہیں انکا کیا مطلب ہے۔ مثلاً اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ۔ اور جیسا کہ یہ آیت بَلٰی مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ۔ اور جیسا کہ یہ آیت تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ۔

الجواب: واضح ہو کہ قرآن شریف میں ان آیات کے ذکر کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ بغیر اس کے جو رسول پر ایمان لایا جائے نجات ہوسکتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بغیر اس کے کہ خدائے واحد لاشریک اور یوم آخرت پر ایمان لایا جاوے نجات نہیں ہوسکتی۔ اور اللہ پر پورا ایمان تبھی ہوسکتا ہے کہ اُسکے رسولوں پر ایمان لاوے۔ وجہ یہ کہ وہ اس کی صفات کے مظہر ہیں اور کسی چیز کا وجود بغیر وجود اُس کی صفات کے بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتا۔ لہٰذا بغیر علم صفات باری تعالیٰ کے معرفت باری تعالیٰ ناقص رہ جاتی ہے کیونکہ مثلاً یہ صفات اللہ تعالیٰ کے کہ وہ بولتا ہے سنتا ہے پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ رحمت یا عذاب کرنے پر قدرت رکھتا ہے بغیر اس کے کہ رسول کے ذریعہ سے اُن کا پتہ لگے کیونکر اُن پر یقین آسکتا ہے اور اگر یہ صفات مشاہدہ کے رنگ میں ثابت نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کا وجود ہی ثابت نہیں ہوتا تو اِس صورت میں اس پر ایمان لانے کے کیا معنی ہوں گے اور جو شخص خدا پر ایمان لاوے ضرور ہے کہ اُس کے صفات پر بھی ایمان لاوے اور یہ ایمان اُس کو نبیوں پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرے گا۔ کیونکہ مثلاً خدا کا کلام کرنا اور بولنا بغیر ثبوت خدا کی کلام کے کیوں کر سمجھ آسکتا ہے اور اس کلام کو پیش کرنے والے مع اس کے ثبوت کے صرف نبی ہیں۔

پھر یہ بھی واضح ہو کہ قرآن شریف میں دو قسم کی آیات ہیں ایک محکمات اور بیّنات جیسا کہ یہ آیت اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّنَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۙ یعنی جو لوگ ایسا ایمان لانا نہیں چاہتے جو خدا پر بھی ایمان لاویں اور اس کے رسولوں پر بھی اور چاہتے ہیں کہ خدا کو اس کے رسولوں سے علیحدہ کر دیں اور کہتے ہیں کہ بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں یعنی خدا پر ایمان لاتے ہیں اور رسولوں پر نہیں یا بعض رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں اور ارادہ کرتے ہیں کہ بین بین راہ اختیار کرلیں یہی لوگ واقعی طور پر کافر اور پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ یہ تو آیات محکمات ہیں جن کی ہم ایک بڑی تفصیل ابھی لکھ چکے ہیں۔

دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں جن کے معنی باریک ہوتے ہیں اور جو لوگ راسخ فی العلم ہیں اُن لوگوں کو اُن کا علم دیا جاتا ہے اور جن لوگوں کے دِلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ آیات محکمات کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور محکمات کی علامت یہ ہے کہ محکمات آیات خدا تعالیٰ کے کلام میں بکثرت موجود ہیں اور خدا تعالیٰ کا کلام اُن سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اُن کے معنی کھلے کھلے ہوتے ہیں اور اُن کے نہ ماننے سے فساد لازم آتا ہے مثلاً اسی جگہ دیکھ لو کہ جو شخص محض خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اُس کے رسولوں پر ایمان نہیں لاتا اُس کو خدا تعالیٰ کی صفات سے منکر ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ہمارے زمانہ میں برہمو جو ایک نیا فرقہ ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر نبیوں کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کے کلام سے منکر ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سنتا ہے تو بولتا بھی ہے۔ پس اگر اس کا بولنا ثابت نہیں تو سُننا بھی ثابت نہیں۔ اس طرح پر ایسے لوگ صفات باری سے انکار کر کے دہریوں کے رنگ میں ہوجاتے ہیں اور صفاتِ باری جیسے ازلی ہیں ویسے ابدی بھی ہیں اور ان کو مشاہدہ کے طور پر دکھلانے والے محض انبیاء علیہم السلام ہیں اور نفی صفات باری نفی وجود باری کو مستلزم ہے۔ اِس تحقیق سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لئے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا کس قدر ضروری ہے کہ بغیر اُن کے خدا پر ایمان لانا ناقص اور ناتمام رہ جاتا ہے اور نیز آیات محکمات کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اُن کی شہادت نہ محض کثرت آیات سے بلکہ عملی طور پر بھی ملتی ہے۔ یعنی خدا کے نبیوں کی متواتر شہادت اُن کے بارہ میں پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف اور دوسرے نبیوں کی کتابوں کو دیکھے گا۔ اُس کو معلوم ہوگا کہ نبیوں کی کتابوں میں جس طرح خدا پر ایمان لانے کی تاکید ہے ایسا ہی اُس کے رسولوں پر بھی ایمان لانے کی تاکید ہے اور متشابہات کی یہ علامت ہے کہ اُن کے ایسے معنی ماننے سے جو مخالف محکمات کے ہیں فساد لازم آتا ہے اور نیز دوسری آیات سے جو کثرت کے ساتھ ہیں مخالف پڑتی ہیں خدا تعالیٰ کے کلام میں تناقض ممکن نہیں اِس لئے جو قلیل ہے بہرحال کثیر کے تابع کرنا پڑتا ہے اور میں لکھ چکا ہوں کہ اللہ کے لفظ پر غور کرنا اس وسوسہ کو مٹا دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اس کے اپنے بیان میں اللہ کے لفظ کی یہ تصریح ہے کہ اللہ وہ خدا ہے جس نے کتابیں بھیجی ہیں اور نبی بھیجے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہ وہ ان مدارج اور مراتب کو پالیں جو رسول کریم کی پیروی سے لوگوں کو ملیں گے کیونکہ جن منازل تک بباعث پیروی نور رسالت پیروی کرنے والے پہنچ سکتے ہیں محض اندھے نہیں پہنچ سکتے اور یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ اور جبکہ خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات اور افعال کا موصوف ٹھہرایا ہے تو اللہ کے لفظ کے معنے کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے۔ مگر ہمیں اِس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔ ہاں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں پہنچا اور وہ بالکل بے خبر ہیں اُن سے اُن کے علم اور عقل اور فہم کے موافق مواخذہ ہوگا۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ ان مدارج اور مراتب کو پالیں جو رسول کریم کی پیروی سے لوگوں کو ملیں گے۔ کیونکہ جن منازل تک بباعث پیروی نور رسالت پیروی کرنے والے پہنچ سکتے ہیں محض اندھے نہیں پہنچ سکتے اور یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 172 تا 176)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22/ستمبر 2016 بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ ریحانہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب آف شیخوپورہ، حال انرپارک، لندن)

19/ستمبر 2016 کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم ماسٹر لال دین صاحب آف قادیان کی بیٹی تھیں۔ بہت خوش اخلاق اور دھیمے مزاج کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل بھی بچوں کو پڑھا رہی تھیں کہ اسی دوران اٹیک ہوا اور چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک عزیز احمد صاحب

(آف دوالمیال، حال ٹورانٹو، کینیڈا)

18/اگست 2016 کو کینیڈا میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکے دادا نے احمدیت قبول کی اور وہ خدا کے فضل سے صحابی تھے۔ اسی طرح آپکے سسر بھی صحابی تھے۔ مرحوم بہت شریف النفس انسان تھے۔ بڑی فعال زندگی گزاری۔ پاکستان میں قیام کے دوران آپ کو زعیم مجلس، نائب امیر ضلع اور ضلعی اصلاحی کمیٹی کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ کینیڈا میں بھی جماعتی کاموں میں مشغول رہے۔ خدمت خلق اور رفاہی کاموں کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ موصی تھے۔ تدفین کینیڈا میں ہوئی۔

(2) مکرم مظفر حسین صاحب

(آف منڈی بہاؤالدین)

27/اگست 2016 کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر اپنے خاندان میں سے اکیلے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کیا۔ قربانیاں دیں۔ گھر سے بے دخل کئے گئے۔ والدین اور بھائیوں کی طرف سے بائیکاٹ کیا گیا۔ خلافت اور نظام جماعت کے فدائی تھے۔ آخری وقت تک اولاد کو جماعت سے وابستہ رہنے، خدمت دین بجالانے اور جماعتی عہدیداران کی اطاعت کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور نیک انسان تھے۔ بڑے پُر جوش اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ لمبا عرصہ چک نمبر 46 کے صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(3) مکرم رفیق احمد صاحب

(ابن مکرم محمد شفیع صاحب، آف لیہ)

21/اگست 2016 کو مختصر علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کا کام بڑے شوق اور ذمہ داری سے کرتے تھے۔ نماز اور تلاوت کے پابند تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم محمد نواز باجوہ صاحب

(ابن حضرت چوہدری محمد حسین باجوہ صاحب، کینیڈا)

24/جولائی 2016 کو 93 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بڑے شوق سے جماعتی خدمات بجالاتے۔ 1988 میں کینیڈا منتقل ہوگئے۔ وینکوور جماعت میں نائب صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ سکھوں اور دیگر مختلف مذاہب کے پاکستانیوں کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے۔ انہیں اپنے ساتھ جماعتی تقریبات میں شامل کروایا کرتے تھے۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ اپنی جماعت کے تمام احباب کے ممبر کوڈ، وصیت نمبر اور فون نمبر زبانی یاد تھے۔ مرحوم چندہ جات میں باقاعدہ تھے اور تعمیر مساجد میں خصوصی طور پر چندہ ادا کرتے تھے۔ آپ نے خدا کے فضل سے 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

(5) مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب (آف ربوہ)

4/ستمبر 2016 کو 88 سال کی عمر میں ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(6) مکرم حبیب اللہ خادم صاحب (آف ربوہ)

یکم/اگست 2016 کو 73 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے۔ جب تک صحت ٹھیک رہی مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کا بڑا شوق تھا اور کئی دفعہ ان کا مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔ دیگر جماعتی لٹریچر اور روزنامہ الفضل کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کے والد تھے۔

(7) مکرم رانا لطیف احمد صاحب

(ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب، آف یوکے)

16/اگست 2016 کو مختصر علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں کینیڈا میں بوجہ برین ہیمبرج وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ یوکے جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ لمبا عرصہ شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ بے نفس ہو کر خدمت کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ مہمانوں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار نظر آتے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔

(8) مکرم برکت علی خان احمدانی صاحب

(ساکن بستی برکت علی ضلع راجن پور)

12/مئی 2016 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے خود احمدیت قبول کی۔ شروع ہی سے نماز روزہ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سنتے ہی آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت کا تعلق تھا۔ جماعتی پروگراموں اور میٹنگز میں بروقت شامل ہوتے تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اطاعت گزار، مہمان نواز اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ لمبا عرصہ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔

(9) مکرمہ شہناز بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب ساکن بیراں ورکاں، ضلع شیخوپورہ)

13/مئی 2016 کو 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور نیک ومخلص خاتون تھیں۔

(10) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب، کراچی)

19/مئی 2016 کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بہت نیک، مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت محبت رکھتی تھیں۔

(11) مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالغنی اصغر ملک صاحب آف گڈاپ، کراچی)

2/ستمبر 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند۔ ہمدرد، ملنسار اور بہت نیک خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ احباب میں بہت نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ بڑی مہمان نواز اور ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ گڈاپ میں مولویوں نے جب ان کے گھر پر حملہ کیا تو اپنے شوہر کے شانہ بشانہ ہر تکلیف کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(12) مکرم چوہدری نصیر احمد وڑائچ صاحب

(ساکن مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین)

25/جولائی 2016 کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے حوصلہ مند، صابر، ہمدرد، رحمدل اور مخلص انسان تھے۔ پورے گاؤں میں اور رشتہ داروں میں شرافت کی مثال تھے۔ ہر کوئی آپ کی تعریف کرتا ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کے چچازاد بھائی تھے۔

(13) مکرم میر احمد افضل صاحب

(آف شکاگو، ابن مکرم سید حسین ذوقی صاحب)

4/جولائی 2016 کو 73 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق حیدرآباد دکن سے تھا۔ مرحوم جماعت شکاگو کے مخلص ممبر تھے۔ دو مسجدوں کی تعمیر کا کام خود کروایا۔ شکاگو میں نائب صدر جماعت کے علاوہ بھی مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ہی غریب پرور انسان تھے اور غرباء کی بڑی مدد کیا کرتے تھے۔ خلافت سے وفا، محبت اور فدائیت کا تعلق رکھنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(14) مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مہر دین صاحب آف سکندرآباد سابق صوبائی امیر آندھرا پردیش)

7/ستمبر 2016 کو 83 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور بڑی باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ نظام جماعت کی اطاعت گزار اور خلیفہ وقت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ ہر اجلاس میں بروقت حاضر ہوتیں اور ہر مالی تحریکات میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ بڑی خوش اخلاق، باپردہ اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار نیک خاتون تھیں۔ آپ کو بحیثیت سیکرٹری خدمت خلق صوبہ آندھرا پردیش خدمت کی توفیق ملی۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوتی رہیں۔ اور یہی عادت اپنی اولاد میں بھی پیدا کی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تربیت کی وجہ سے ساری اولاد اور آگے پوتے پوتیاں بھی سب موصی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ جمعہ

آج سے مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحتمند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان کے اس عہد میں مذکور ہے جسے وہ اپنے اجلاسات میں دہراتے ہیں
ان عہدوں کے حوالہ سے انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کو اہم اور زرّیں نصائح

جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک بہت پیارے طالبعلم مظہر احسن (مرحوم) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر
جو کینسر سے شفا پانے کے بعد سینے کی انفیکشن کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی مختلف خوبیوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 ستمبر 2016ء بمطابق 30 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج سے مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحتمند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔ پس ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سیر یا پھر ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ تو بہرحال ان اجتماعوں کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

صدر صاحب انصار اللہ نے مجھے کہا کہ خطبہ میں انصار کو مخاطب کر کے کچھ کہہ دیں۔ انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان کی سوچ mature ہوتی ہے، پختہ ہوتی ہے اور خود انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے اور ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ایک تو پختہ عمر ہونا اور دوسرے ان بڑی عمر کے لوگوں کی مجلس کا نام انصار اللہ ہونا ہر ممبر کو، ہر احمدی مرد کو جو چالیس سال سے اوپر ہے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کا احساس دلانے کے لئے کافی ہے۔ یہ ذمہ داری یا ذمہ داریاں کیا ہیں جن کو ایک ناصر کو ادا کرنا چاہئے؟ ان کا خلاصہ انصار اللہ کے عہد میں بیان ہو گیا۔

پہلی بات یہ کہ ہر ناصر، ہر شخص جو مجلس انصار اللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے۔ اور اسلام کی مضبوطی کے لئے کوشش اپنے علم اور طاقت سے نہیں ہو سکتی۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین ہے اور تعلیم کے لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہے۔ اس میں کسی انسان نے تو کوئی اور مضبوطی پیدا نہیں کرنی ہے۔ ہاں اپنے آپ کو اس سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے تا کہ اس کامل اور مکمل دین کا اہم مضبوط حصہ بن سکیں۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصار اللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو، اس کی طرف توجہ دو۔ پس یہ بہت ضروری چیز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنا ہے۔ جب یہ حق قائم ہو گا تو تبھی احمدیت پر ہم سچے دل سے قائم ہوں گے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہو گا جب ہم اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصار اللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

پھر آپ نے، انصار نے اپنے عہد میں ایک عہد یہ بھی کیا یا دوسرے لفظوں میں اس ذمہ داری کو نبھانے کا، اٹھانے کا وعدہ اور اعلان کیا کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہو گی؟ یہ کوشش تبھی ہو گی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم ٹی اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعہ کہیں دُور بیٹھے ہوئے ان باتوں کو سنا جا سکتا ہے۔ پس انصار اللہ کو اپنے آپ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یہ بھی عہد کیا کہ اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑیں گے تو علاوہ اَور باقی تربیتی باتوں کے اپنی اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں تا کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلہ چلتے رہیں اور قائم رہیں تا کہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رہے۔ کیونکہ اشاعت اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے ہی اعلان کے مطابق قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے ہونا ہے جو نظام خلافت ہے۔ پس اس کے لئے ہر قربانی کے عہد پر نظر رکھیں۔ یہ عہد آپ نے کیا کہ ہر قربانی آپ کریں گے تو اس پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے جس کو انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی اکثریت ماشاء اللہ دین پر وفا کے ساتھ قائم ہے۔ اعتقادی لحاظ سے اکثر مضبوط ہیں۔ لیکن ہر لجنہ ممبر کو، ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالتوں کو بھی اس معیار پر لانا ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے اور اپنے فنکشنز اور اجتماعوں پر یہ عہد دہراتی بھی ہیں کہ ہم اپنے مذہب کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ تو پہلی قربانی جو مذہب مانگتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کر کے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ ایک احمدی عورت میں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہونے چاہئیں۔ پھر عورت سے متعلق جو احکامات ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ عورت کو اپنے تقدس اور اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بتائی ہیں ان میں پردہ کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اگر اس میں کسی احمدی عورت میں کمزوری ہے تو وہ عملاً اپنے عہد کو پورا نہیں کر رہی۔ پس نہ معاشرے کا خوف، نہ ہی اپنی دنیاوی خواہشات ایک احمدی کو مذہب کی تعلیم سے دور کرنے والی ہو۔ بلکہ ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالت کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے والا ہونا چاہئے۔

پھر ایک عہد سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنے معیاروں کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم سچائی کی حقیقی روح کے ساتھ اس پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کا عہد ہے اس کو بھی بھرپور طور پر پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ دین سے وابستہ ہیں کہ نہیں۔ بچہ کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس کے لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔ (ماخوذ از لجنہ اماء اللہ سنجیدگی سے عورتوں کی اصلاح کرے، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 296)

ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔ خلافت سے بچوں کو جوڑنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جیسا باپوں کا کام ہے ویسا ہی ماؤں کا بھی کام ہے۔ پس اس اہم ذمہ داری کو ہر ماں کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ناصرات بھی عہد کرتی ہیں۔ ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا برا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور یہ آخری عمر ہے ناصرات کی اور اس عمر میں ہی بہت ساری خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں یہ بیان کئے گئے ہیں کہ مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے تیار رہنا، ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا، خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔ پس اگر ہماری بچیاں اس عہد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو جہاں اپنی زندگیاں محفوظ کر لیں گی وہاں آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو بھی محفوظ کرنے والی ہوں گی اور انہیں خلافت سے جوڑنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے اور یہ اجتماع جو ہو رہے ہیں ان کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اجتماع کے حوالے سے اس مختصر بات کے بعد اب میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔ چند ہفتے پہلے ایک حادثہ کے نتیجہ میں ایک عزیز ہم سے جدا ہوا تھا اور چند دن پہلے جامعہ احمدیہ یوکے کا ایک اور بہت پیارا طالبعلم اور نوجوان جو جامعہ کی تعلیم تقریباً مکمل کر چکا تھا کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ہم سے جدا ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جس بچہ کا مَیں ذکر کر رہا ہوں اس کا نام مظہر احسن تھا۔ بیماری کی وجہ سے آخری سال کا امتحان نہیں دیا تھا لیکن جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے وہ مربی اور مبلغ ہی تھا، امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے اندر ایک جوش پیدا کیا ہوا تھا کہ اس نے کس طرح دین کی خدمت کرنی ہے۔ کس طرح اپنے اخلاق اور اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جو اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اس پیارے عزیز کے بارے میں جامعہ احمدیہ کے طلباء، اس کے دوست، اس کے اساتذہ مجھے لکھ رہے ہیں۔ اور یہ صرف رسمی باتیں نہیں ہیں کہ کوئی شخص فوت ہو گیا تو اس کا ذکر خیر کرو بلکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ عزیز مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کی دو بہنوں اور والدین نے بھی، خاص طور پر والدہ نے صبر کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور ان کو صبر میں بڑھاتا رہے۔ ان سب کو اپنی جناب سے تسکین اور صبر کے سامان مہیا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

''یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔'' (ملفوظات جلد 8 صفحہ 45)

پس اللہ تعالیٰ پر ہی ہمیشہ بھروسہ ہونا چاہئے۔ عزیز مرحوم بھی صبر اور حوصلہ کی تلقین کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا ہے۔ غم اور دکھ تو ہوتا ہے جو قدرتی بات ہے اور ماں باپ، بہن بھائیوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس غم اور دکھ کو دعاؤں میں ڈھال کر ہم مرحوم کے درجات کی بلندی اور اپنے لئے صبر اور تسکین کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قریبیوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کا کچھ ذکر مَیں کرتا ہوں۔

اس بچے کو کینسر ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے علاج سے اس کی شفا بھی ہو گئی تھی لیکن بعد میں کوئی ایسی سینہ کی انفیکشن ہوئی جس کا ڈاکٹروں کو پتا نہیں چل سکا اور جس کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت مستری نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان کے نانا محترم چوہدری منور علی خان صاحب اور دادا حاجی منظور احمد صاحب دونوں درویشان قادیان میں سے تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔ موصی بھی تھے۔

بعض مختصر باتیں کروں گا کیونکہ لمبی تفصیل میں بعض ایسی جذباتی باتیں ہیں جن کو شاید بیان کرنا مشکل ہو لیکن بہرحال مختصراً میں ذکر کرتا ہوں۔ ان کی والدہ کہتی ہیں کہ مجھے مشورہ دینے والا، میرا رازدان اور ایک استاد کی طرح میری تربیت کرنے والا تھا۔ ہم میں ماں اور بیٹے کے رشتے کے ساتھ ساتھ ایک انوکھی قسم کی understanding بھی تھی۔ وہ مجھے اچھی طرح سمجھتا تھا اور میں اس کو۔ اس کو یہ بھی پتا تھا کہ میری ماں کن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور کن سے نفرت کرتی ہے۔ کہتی ہیں کہ اکثر وہ مجھ سے خلافت کے نظام، خلیفہ وقت اور جماعت اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں کیا کرتا تھا اور یہی topic اسے پسند تھے۔ اگر کوئی دنیاوی باتیں بیچ میں آجاتیں تو تھوڑی دیر بعد وہ کہتا ان کو چھوڑیں، ہمارا ان سے کیا مطلب۔ اس کی خواہش تھی کہ اس سال جلسہ پر آئے لیکن اس کو احساس ہو گیا کہ ذرا مشکل ہوگا۔ اس لئے ایم ٹی اے پر سننا ہی اس نے مناسب سمجھا اور باقی گھر والوں کو بھیج دیا کہ آپ لوگ جائیں مَیں اکیلا یہاں سن لوں گا اور manage کر لوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ (گلاسگو میں تھا) اس طرح بیماری کے باوجود گھر والوں کو اس نے بھیج دیا کہ آپ جا کے جلسہ سنیں۔ اپنے سارے کام خود کرنے کی عادت تھی۔ اور کہتی ہیں کہ بیماری کے دوران اس کے مزاج میں مزید ٹھہراؤ اور نرمی آ گئی تھی اور کبھی بھی کوئی چڑچڑاپن اور غصہ اس کی طبیعت میں نہیں دیکھا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا اسے خون کا کینسر تھا۔ پہلی بیماری سے جب ٹھیک ہو گیا تو کمزوری تھی لیکن امیر صاحب سکاٹ لینڈ سے اس نے کہا کہ مجھ سے کچھ جماعتی کام لیں اور پھر اس نے وہاں نیوز لیٹر بنانا شروع کیا اور پھر باقی بھی جو کام کرنے والے تھے ان سے اِن ٹچ (in touch) رہتا تھا۔ ان کو بتاتا رہتا تھا کس طرح کام کرنا ہے۔

اسی طرح سکاٹ لینڈ میں ناصرات اور لجنہ کا اجتماع تھا تو وہاں اس نے ان کے لئے سندات ڈیزائن کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا تھا۔ 12 / ستمبر کو دوبارہ جب اس کو دوسرے انفیکشن کا حملہ ہوا ہے (غالباً یہی دن تھے) تو کہتی ہیں مجھے بلایا اور کہا کہ میرے پاس آ کر بیٹھیں اور پھر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی انگلیوں پر گنیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا شروع کیا۔ اور پھر کہتا ہے اَور فضل گنائیں۔ تو کہتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل ہیں کہ میں گن نہیں سکتی۔ اس پر مظہر نے کہا کہ بس آپ کو یہی بتانا چاہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کا ہر حال میں شکر ادا کرتی رہیں۔ کہتی ہیں اس وقت مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مظہر یہ کیا کہہ رہا ہے لیکن بہرحال ذہنی طور پہ تیار بھی کر رہا تھا۔

کہتی ہیں کہ تبشیر کے مہمان سکاٹ لینڈ آئے تو آخری قافلے کے انچارج راجہ برہان صاحب تھے۔ وہ مظہر کو ملے اور بہت خوش ہوئے کہ اس کی صحت اچھی ہے۔ کہتی ہیں میں نے مربی صاحب کو کہا کہ مظہر کو جماعت کا کام کرنے کا بہت جنون ہے۔ ہر وقت پلان بناتا رہتا ہے کہ آئندہ میں اس طرح کام کروں گا، اس طرح کام کروں گا۔ مربی بنوں گا تو یہ کروں گا۔

جب اس کو 2015ء کے اکتوبر میں یہ کینسر کی بیماری diagnose ہوئی تو اپنی بہن کو کہنے لگا کہ امی کو بہت احتیاط سے بتانا۔ ان کو میں روتا نہیں دیکھ سکتا۔

ہسپتال میں نماز، تلاوت اور ایم ٹی اے پر خطبات ضرور سنتا تھا۔ آن لائن پروگرامز میں نظمیں، تصویریں وغیرہ سب دیکھتا۔ کلاس فیلوز کے ساتھ باتیں بھی اس کی ہوتیں۔ اساتذہ کے ساتھ باتیں ہوتیں۔ ڈاکٹرز اور نرسز سے جماعت کی تبلیغ کی باتیں ہوتیں۔ آخر وقت تک ہسپتال میں اپنی treatment ہمیشہ بیٹھ کر کروائی اور ڈاکٹروں کو پیس کانفرنس کے حوالے سے، جلسہ کے حوالے سے، جماعت کی مختلف ایکٹویٹیز کے حوالے سے ہمیشہ تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ یہاں جلسہ کے بعد جو مربیان کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں اس کی کلاس بھی جو جامعہ سے پاس ہو کر فارغ ہو گئی تھی شامل ہوئی تو ان کو اس نے لکھ کے بھجوایا پیغام دیا کہ جو بھی میٹنگ کے پوائنٹس ہیں وہ مجھے بھی لکھ کر بھیجیں تاکہ میں بھی انہیں اپنی زندگی کا حصہ بناؤں کیونکہ میٹنگ میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ اسے خلافت سے انتہائی پیار تھا اور جب عزیزم رضا کی اچانک وفات کا پتا لگا تو اس کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

پہلی دفعہ اسے اس طرح روتے دیکھا ہے۔ میں پہلے گھبرا بھی گئی۔ لیکن بہرحال اس کو یہ بھی فکر تھی کہ اچانک وفات ہوئی ہے اور والدین کو بھی اور خلیفۂ وقت کو بھی بڑا صدمہ ہوگا۔

کہتی ہیں ہم اپنے رب سے راضی ہیں کہ اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کی باتیں اللہ جانے، ہمارا کام دعا کرنا تھا۔ خدا کا کام قبول کرنا ہے، کرے یا نہ کرے۔ کہتی ہیں مظہر جاتے جاتے بھی ہماری اصلاح کر گیا۔ 13 ستمبر عید کے دن صبح مظہر کو شدید کھانسی تھی۔ اس نے مجھے قہوہ بنانے کا کہا۔ بستر پر جا کے لیٹ گیا۔ جب جا کے دیکھا تو بہت سخت تیز بخار تھا۔ ایمبولینس کو بلایا اور اس نے جاتے جاتے پھر کہا کہ آج عید ہے آپ لوگ عید پڑھنے جائیں اور ہسپتال میرے ساتھ آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد میں وہاں سے فون کر کے آپ کو بلا لوں گا۔ اور میں بھی وہاں جا کر اپنے فون پر عید کا خطبہ سن لوں گا۔ اس بیماری میں بھی اس نے ان چیزوں کو یاد رکھا۔

صبح اس کی وفات ہوئی۔ مظہر کی آواز اچھی تھی۔ اس نے اپنے فون میں صبح نماز یا تہجد کے لئے الارم ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ جب اس کا آخری سانس تھا، وفات کا وقت ہو رہا تھا تو اس وقت اسی کی آواز میں ایک دم فون پر اذان کی آواز شروع ہوگئی جس نے ان لوگوں کو اور زیادہ جذباتی کر دیا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ رضا تھی۔

بیشمار واقعات انہوں نے لکھے ہیں۔ جب اس کو کینسر کی بیماری کا پتا لگا تو ان کی بہن عروبہ کہتی ہیں کہ کہنے لگا کہ میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی ماں کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اس لئے ان کو بڑی احتیاط سے بتانا اور اس کا bone marrow ہوا اور ان کی بہن کا ہی میچ کر گیا تو اس کو دیا گیا اور ڈاکٹر بھی حیران تھے۔ پہلے کہتے تھے نہیں ہو سکتا لیکن بہرحال میچ کر گیا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا بھی دے دی تھی لیکن بہرحال آخری تقدیر یہی تھی۔ chemotherapy کے دوران بھی ڈاکٹروں کو تبلیغ کرتا رہا۔ اللہ پہ بڑا توکل تھا اور کسی بات کی فکر نہیں تھی۔ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اب یہاں سے لے گیا ہے تو انشاء اللہ اگلے جہان میں امید ہے اس کی خواہشات پوری ہو رہی ہوں گی۔

ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ میں مظہر کو کینسر کی diagnosis کے بعد گلاسگو ملنے گیا تو اسے بہت متوکل انسان پایا اور وہاں ان کی والدہ نے کہا کہ یہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں۔ گلاسگو سے مکرمہ بینظیر عبدالرافع صاحبہ کہتی ہیں میرا سری لنکا سے تعلق ہے اور مظہر کی والدہ اور ان کی بیٹیاں ہماری بڑی قریبی دوست ہیں۔ جب کینسر diagnose ہوا تو ان کی فیملی سے مزید تعارف ہوا۔ ان کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے تو بڑی تسلی اور تحمل سے اپنی بیماری کے متعلق بتایا۔ پھر جب کچھ عرصہ بیچ میں اس بیماری سے ٹھیک رہا تو گلاسگو میں ایک پانچ کلومیٹر کی چیریٹی واک تھی اس میں بھی شامل ہوا اور کہتا ہے یہ تو بڑی آسان تھی۔ میں نے بڑی آسانی سے کر لی۔ حالانکہ ایک لمبی بیماری میں سے گزر رہا تھا۔ Chemotherapy وغیرہ خود ایک تکلیف دہ procedure ہے۔

حافظ فضل ربی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کریم سیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ بڑی پیاری اور پرسوز آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے اور جامعہ آنے سے پہلے بھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے کے لئے اپنی فیملی کے ہمراہ گلاسگو سے لندن آیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ بعض امیگریشن کے ان کے مسائل تھے۔ کیس پاس نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے جامعہ میں پڑھنے کے باوجود یہاں لندن سے ہر دو ہفتے بعد گلاسگو جانا پڑتا تھا اور پھر واپس آنا پڑتا تھا۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اس کو کہا کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ تو کہنے لگا کہ کسی عظیم مقصد کے لئے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کوئی تکلیف نہیں ہوتیں۔

جامعہ کے ایک استاد ہیں وسیم فضل صاحب وہ کہتے ہیں کہ مظہر احسن بہت باہمت، سنجیدہ، باادب، مستقل مزاج طالبعلم تھا۔ عزیزم کا شمار ان چند طلباء میں سے ہوتا تھا جو اپنی ذمہ داری کو نہایت خلوص و وفا اور محبت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ انتظامی امور میں بہت اچھے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہماری ہوسٹل کی انتظامیہ میں کئی سال سے بطور prefect خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ایک موقع پر جب ایک اہم کام عزیز کے سپرد کیا جا رہا تھا تو کسی نے دریافت کیا کہ کیا عزیزم یہ کام کر لیں گے۔ اس پر ایک استاد نے عزیزم کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کام سپرد کرنے کے بعد تو ہمیں مظہر سے چھپنا پڑتا ہے کیونکہ وہ تو پھر ہم سے زیادہ فکرمندی، سنجیدگی اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں عزیزم کی انتظامی صلاحیتیں اور بے لوث خدمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ چند سال قبل جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے موقع پر عزیزم کی ڈیوٹی شعبہ ضیافت میں لگائی گئی۔ کھیلوں کے آخری دن بہت سے مہمان تشریف لاتے ہیں اور دوپہر کو ظہرانہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ عزیزم نے اس موقع پر ساری رات جاگ کر تمام انتظامی کاموں میں بھرپور حصہ لیا اور ایک لمحے کے لئے بھی آرام نہ کیا۔ اگلے روز بھی اسی بشاشت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہا۔ پروگرام کے بعد عزیزم نے اس شعبہ سے متعلق ایک مفصل اور جامع رپورٹ بھی تیار کی جواب بھی انتظامیہ کے پاس موجود ہے اور اس رپورٹ کے ذریعہ اس شعبہ کے کاموں میں بہت مدد مل رہی ہے۔

حافظ مشہود صاحب کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل جب عزیزم سے فون پہ بات ہوئی تو عزیزم نے اظہار کیا کہ میں جلد از جلد صحت یاب ہو کر بطور مبلغ دین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہا کہ اب جبکہ میرا علاج ہو رہا ہے تو میں نے اپنی مقامی جماعت میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک موقع پر عزیزم نے ذکر کیا کہ وہ گلاسگو میں ہونے والی پانچ کلومیٹر چیریٹی واک میں حصہ لے رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔

ملک اکرم صاحب وہاں کے مربی سلسلہ تھے۔ انہوں نے لکھا کہ مظہر احسن صاحب کی فیملی جب دبئی سے گلاسگو شفٹ ہوئی تو خاکسار سکاٹ لینڈ میں بطور مربی خدمت بجالا رہا تھا۔ جس روز یہ فیملی گلاسگو میں آئی اسی روز مسجد میں کوئی فنکشن ہو رہا تھا جس میں یہ فیملی بھی شریک ہوئی اور ہم نے دیکھا کہ مظہر احسن صاحب سلام دعا کے بعد سیدھے کچن میں چلے گئے اور کچن ٹیم کے ساتھ تمام کام محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔ پہلے دن سے لے کر جب تک وہ جامعہ احمدیہ میں گئے ہمیشہ مسجد اور جماعت کی بھرپور خدمت کرتے رہے۔ نہایت کم گو، نفیس طبیعت کے مالک، ظاہر بھی صاف اور باطن بھی صاف۔ نہ کبھی گپ شپ میں شامل ہوئے، نہ کبھی وقت ضائع کیا۔ انہیں وقت کے صحیح استعمال کا سلیقہ آتا تھا۔ مربی سلسلہ ہونے کی وجہ سے وہ خاکسار کے بہت قریب رہتے اور انہیں خاکسار نے بہت قریب سے دیکھا۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک، بڑے ہی دھیرے لہجے میں گفتگو کرنے والے، ہر ایک کی عزت و احترام کرنے والے نوجوان تھے۔ ان کی یہ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ ان کا وقف قبول ہو جائے اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے مبلغ بنیں اور خدمت دین کریں اور جس دن ان کو جامعہ میں داخلہ ملا اس دن وہ اتنے خوش تھے کہ گویا دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہیں۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔

ارشد محمود صاحب قائد گلاسگو لکھتے ہیں کہ خاکسار شارجہ کا قائد خدام الاحمدیہ منتخب ہوا۔ پہلے یہ مظہر احسن بھی وہیں شارجہ میں تھے۔ شارجہ قیام کے دوران جماعتی پروگراموں اور اجتماعات کے موقعوں پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے دیکھا۔ کہتے ہیں چونکہ شہر سے باہر دور ایک جگہ ہم اجتماع منعقد کیا کرتے تھے لہٰذا ہمیں کافی پہلے جا کر وقارِ عمل اور دوسری تیاری کرنی پڑتی تھی۔ مرحوم باوجود چھوٹی عمر کے ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ ان میں بڑی جرأت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اجتماع میں فی البدیہہ تقریر کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ مشکل تھا اور عنوان بھی مشکل تھا۔ مظہر نے بھی حصہ لیا اور کیونکہ تیاری بھی ان کی نہیں تھی تو خدام ان کی تقریر سن کے ہنسنے لگے مگر مظہر احسن نے اپنی تقریر جس طرح بھی کی اس کو پورا کیا اور کوئی پرواہ نہیں کی اور پھر کہنے لگا کہ اگر اسی طرح میں جھجک گیا تو فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ جھجک تو اسی طرح اترتی ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ ہمیں خدام کو مقابلہ جات میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔ اس نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ لوگ ہنس رہے ہیں کہ نہیں ہنس رہے۔ اس نے کہا جھجک دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں بولتا چلا جاؤں جس طرح بھی مجھے آتا ہے۔

ایک ہمارے گیمبین مربی سلسلہ عبدالرحمن چام ہیں جنہوں نے پچھلے سال جامعہ پاس کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جامعہ کے دوران برادرم کے ساتھ کافی وقت گزارا۔ جامعہ کے بعد ہم وَاٹس اَیپ (WhatsApp) کے ذریعہ رابطہ میں رہے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار وہ میسیجز پیش کرتا ہے جو برادرم مظہر صاحب نے خاکسار کو بیماری کے بعد ارسال کئے۔ ایک یہ تھا کہ میں اس بیماری سے گذر رہا ہوں لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت زیادہ احسانات کئے ہیں۔ اس لحاظ سے مجھے خدا تعالیٰ کا مزید شکر ادا کرنا چاہئے اس لئے میں اس درد سے گزرنا مشکل نہیں سمجھتا۔ پھر یہ ایک ہے کہ میں بیماری کے متعلق نہیں سوچ رہا بلکہ میں اپنے مطمح نظر کو دیکھ رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جماعت کی کس رنگ میں بہترین خدمت کر سکتا ہوں۔

ان کے ایک دوست اور کلاس فیلو شیخ ثمر جو مربی بنے کہتے ہیں ہمیشہ مسکراتے اور لوگوں کو خوش رکھتے۔ مظہر احسن ہر ایک سے ایک سلوک کرتا جیسے صرف وہی بندہ اس کا دوست ہے۔ کسی کو کسی بھی قسم کی دوری کا یا غیریت کا احساس نہیں ہونے دیتا تھا اور کبھی کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔ اس کا دل بہت بڑا تھا۔ ہر موقع پر تبلیغ کرتا اور کوئی بھی تبلیغ کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ ہسپتال میں تھا تو ادھر بھی بہت مشہور تھا کہ یہ مسلمان ہے جو ہر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ایک کو تبلیغ کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا۔ دوسروں کی جتنی مدد کر سکتا تھا اس سے بڑھ کر کرتا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا۔ ہر ایک سے پیار اور محبت کے ساتھ رہتا۔

ساحل محمود ان کے کلاس فیلو، مربی ہیں۔ کہتے ہیں ایسی عمدہ شخصیت کے ساتھ سات سال گزارنے کا موقع ملا ہے۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اعلیٰ مہمان نوازی، عاجزی اور انکساری میں اعلیٰ نمونہ۔ ہمیشہ حسن ظنی کا مظاہرہ کرنے والے۔ ہر کام میں نیک نیت۔ جامعہ کے شروع سالوں میں prefect تھے۔ prefect کا کام ہوتا ہے کہ وقت پر لائٹ آف کر کے لڑکوں کو کہنا کہ سو جاؤ۔ نمازوں کے لئے جگانا، کمرے کی صفائی تو جہ دلانا۔ کبھی کوئی جھگڑا ہو جاتا تو اسے روکنا۔ یہ سب ان کے کام تھے۔ تو طلباء ان کو تنگ بھی کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں ان کو تنگ کرنے کا بڑا مزہ آتا تھا۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ خاکسار نے کوئی غلطی کر دی جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا اور پھر چند منٹ کے بعد میرے پاس آ کر معافی مانگنے لگ پڑے اور رو پڑے۔ بڑے نرم دل کے انسان تھے۔ کہتے ہیں کبھی میں بیمار ہوتا یا کسی وجہ سے طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی اور چھٹی والے دن لیٹا ہوتا تو میرے اٹھنے سے پہلے میرے بستر کے پاس ناشتہ لا کر رکھ دیا کرتا اور کبھی نزلہ ہوا تو بغیر مجھے پوچھے فوری طور پر گرم پانی شہد میں ڈال کر میرے لئے لے آتا۔ اور کہتے ہیں جو میرے سے ملاقاتیں ہوتیں ان کا بڑے شوق سے ذکر کیا کرتا تھا۔ مختصر یہ کہ زندہ دل، مخلص، عاجز، نیک، دین کا سچا مجاہد، تقویٰ شعار محنتی یہ تمام الفاظ مظہر کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا وہی اپنے دوستوں کے لئے بھی پسند کرتا اور کھانے پینے کے لئے جو کوئی چیزیں لاتا تو دوستوں کے لئے بھی لے کر آتا۔ سادگی سے زندگی بسر کرتا اور اس کو فضول خرچی کرتے بالکل نہیں دیکھا جو جوانی کی عمر میں بعض لڑکے کرتے ہیں۔ صفائی کا بہت خیال رکھنے والا اور نماز کا اور نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کرتا۔ اس کے ایک کلاس فیلو کہتے ہیں کہ مجھے بھی اٹھاتا۔ انہوں نے کمرے میں ایک جائے نماز رکھی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر نفل ادا کیا کرتا تھا۔ بلا ناغہ ہفتہ وار نفلی روزے بھی رکھتا اور چندے دینے کا بڑا اہتمام کرتا۔ ہر چیز میں ترتیب تھی۔ اپنے وقت کو بڑی عقل مندی سے تقسیم کرنے والا تھا۔ جامعہ کی روزانہ کی تدریس کے علاوہ ان کی یہ روٹین تھی کہ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرے۔ پھر جماعتی کتب کا کچھ مطالعہ کرے۔ پھر خواہ کیسا ہی موسم ہو ہر روز ورزش کرے۔ باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرے اور پھر دوپہر کو کچھ آرام بھی کرے جو صرف چند منٹ کا ہو اور پھر سونے سے پہلے باقاعدگی سے ڈائری لکھنا۔ یہ تھیں اس کی خصوصیات۔ اور خطبہ جمعہ کے باقاعدہ نوٹس لیتا اور پھر خطبہ کے پوائنٹس کو اپنے دوستوں میں ڈِسکس (discuss) کرتا۔ یہ کہتے ہیں کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے سچے فدائی تھے اور کبھی خلیفہ وقت یا نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتے۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے اور دوسروں کو بھی یاد دہانی کراتے۔ اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے سپاہی سمجھتے اور یقینا تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ خلافت کے لئے میں جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور پھر وہ صرف الفاظ نہیں ہوتے تھے بلکہ جذبات ظاہر کر رہے ہوتے تھے کہ یہ حقیقت میں وہی کچھ کرنے والا ہے جو کہہ رہا ہے۔ کینسر تشخیص ہوا تو ان کے دوست کہتے ہیں کہ ہمیں حوصلہ دلایا کہ پریشان مت ہو۔ بس خدا کے آگے جھکو۔ خدا تعالیٰ پر ایمان اور توکل بہت پختہ تھا۔ اپنی بیماری کو اپنے اوپر ایک آزمائش سمجھ کر قبول کیا۔ کسی کے آگے پریشانی یا تکلیف کا اظہار انہوں نے کبھی نہیں کیا۔

ان کے ایک دوست مربی شرجیل لکھتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ اخلاق والے اور پیارے دوست تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک، خیال رکھنے والے، خلافت کے مقام کا حقیقی طور پر ادراک رکھنے والے، توکل علی اللہ بہت مضبوط تھا۔ جماعت کے لئے سب کچھ قربان کرنے والے تھے۔ ایک فدائی تھے۔ کبھی کسی کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچاتے۔ ہر وقت مسکراتے رہتے۔ کوئی انہیں کتنا ہی تنگ کرتا کبھی غصہ نہیں دکھاتے، کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کبھی فضول باتیں نہیں کیں۔ لغو باتوں سے اجتناب کرتے۔ آج تک کبھی انہیں برے الفاظ یا بدگوئی کرتے نہیں دیکھا۔ ہر وقت ہر کام کو بڑے صبر اور حوصلہ سے اور بڑی لگن اور محنت سے اور بڑی ذمہ داری سے کرتے۔ کبھی کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے۔ سستی کا ان میں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ جامعہ سے بہت محبت تھی۔ قوت ارادی بہت مضبوط تھی۔ تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور آخر وقت تک بڑی ہمت سے اپنی بیماری کو بھی برداشت کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ کبھی کسی کا مذاق نہیں اڑایا بلکہ لوگوں کو اس سے روکتے۔ ان میں وہ اوصاف تھے جو ایک مربی میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے دوست لڑکے تو یہ کہتے ہیں کہ ممہد ہ سے ہی کامل مربی تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے والے تھے کہ میری trimmer کی آواز بھی اونچی ہے اس لئے جب لوگ سوئے ہوتے ہیں تو مَیں trim نہیں کرتا۔

کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔ جیسے اندر سے تھے ویسے ہی باہر تھے۔ قول و فعل میں مطابقت تھی۔ قرآنی احکامات کے پابند تھے۔ نوٹس تو ان کے اچھے تھے ہی لیکن ترجمۃ القرآن کے پابندی سے نوٹس بناتے تھے اسی وجہ سے ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔

ایک جامعہ کے طالبعلم آفاق، مربی بن گئے ہیں۔ پاکستان سے آ کے یہاں داخل ہوئے تھے۔ پہلے وہ کچھ عرصہ جامعہ پاکستان میں پڑھے پھر یہاں ان کے والدین آ گئے تو وہ بھی یہیں آ گئے۔ کہتے ہیں کہ لوگ مجھے ملنے آئے تو مظہر بھی ملنے آیا اور دو منٹ کے بعد چلا گیا اور واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بستر اور تکیہ وغیرہ تھے کہ تم یہ چیزیں لے کر نہیں آئے اس لئے میں نے لا کے تمہیں دے دی ہیں کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہو گی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہماری کلاس تین ماہ پہلے برادرم کی تیمارداری کے لئے سکاٹ لینڈ گئی تو بہت ہی خوش لگ رہے تھے۔ جب گھر ملنے گئے تو وہاں پر باقاعدہ بھرپور دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا اور ہمیں زور دے کر کہہ رہے تھے کچھ نہ کچھ ضرور کھائیں۔

بہرحال انتہائی شریف اور وقف کی روح کو سمجھنے والا انسان تھا اور گو اس کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ موقع نہ دیا اور چھبیس سال کی عمر میں وفات ہو گئی لیکن جہاں بھی اپنے دوستوں کی تربیت کا موقع ملا تربیت کی۔ جہاں تبلیغ کا موقع ملا تبلیغ کی اور بڑی کھل کے تبلیغ کی بلکہ آخری وقت میں بھی اپنے سامنے کچھ لکھ کے لگایا ہوتا تا کہ آنے والے ہر ڈاکٹر اور نرس اس کو پڑھیں۔ جب بھی دو تین دفعہ ہسپتال میں اور گھر میں بیماری کے دوران فون پہ میری ان سے بات ہوئی تو بڑے حوصلے سے جواب دیا کرتے تھے بلکہ ایک دفعہ تو ان کی والدہ نے کہا کہ دوائیوں کی وجہ سے ان کے منہ میں کچھ چھالے پڑے ہوئے ہیں اور بولا نہیں جاتا۔ لیکن جب میرے سے بات کی تو صحیح طرح بول رہا تھا۔ میں نے اسے کہا بھی کہ تم آرام کرو۔ لیکن انتہائی خلوص اور وفا سے کہنے لگا نہیں، اب میرے چھالے اب مجھے کوئی تکلیف نہیں دے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فضل بھی کیا اور اس کے بعد پھر وہ چھالے ٹھیک بھی ہو گئے۔ تو انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے۔ اس کے درجات بلند کرتا رہے۔ ہمیشہ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور اس جیسے ہزاروں واقفین بھی پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔ اور خاص طور پر ان کے والدین کے لئے، بہنوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلے میں بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں ان کا نماز جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا، میں نیچے جاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم علی الزیادنہ صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم علی الزیادنہ صاحب آف اردن کے سفر احمدیت کے احوال کا پہلا حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کا باقی حصہ بیان کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

شدید مخالفت اور مولویوں کی طرف سے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے باعث میرا کام آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا۔ میں اس بارہ میں بہت متفکر تھا اور اس مشکل کا کوئی حل سجھائی نہ دیتا تھا۔ انہی ایام میں احمد نایف نامی ایک شریف النفس اور حافظ قرآن ڈینٹسٹ آیا اور میرے کلینک پر جزوی طور پر کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور پھر جب اس نے کہا کہ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو میں نے اسے کام کے لئے ہاں کردی۔

جنابِ مولوی کی تشریف آوری

کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرے کلینک پر ایک مولوی چار باریش اشخاص کے ساتھ آیا۔ دراصل یہ وہی مولوی تھا جسکے ساتھ میرے چچا نے مجھے مناظرہ کرنے کو کہا تھا۔ اس وقت ڈاکٹر احمد بھی وہیں موجود تھا۔ مولوی صاحب نے آتے ہی کہا کہ ہم تکفیری نہیں ہیں اور تشدد کے خلاف ہیں۔ میں نے ان کے سامنے مسلمان کی تعریف بیان کی جس کے بارہ میں انہوں نے اقرار کیا کہ جس پر یہ تعریف چسپاں ہوسکتی ہے وہ یقیناً مسلمان ہے۔

پھر اس نے کہا کہ: کیا تم قادیانی ہو؟ میں نے کہا کہ میں احمدی مسلم ہوں اور قادیانیت کے نام سے دنیا میں نہ کوئی مذہب ہے نہ فرقہ۔

اس کے بعد وہ ایک ایک کر کے تمام شبہات اور اعتراضات کرنے لگا جو عموماً ہمارے مخالفوں کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں۔ یعنی نعوذ باللہ احمدی قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، اور وہ صرف دو نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے وغیرہ نہیں رکھتے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سوتا اور جاگتا ہے اور غلطی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے قرآنی آیات کے ذریعہ استدلال کرتے ہوئے اس کے سوالوں کا جواب دیا اس کے بعد کہا کہ اگر ہمارے عقائد ایسے ہی بودے ہوتے جیسے آپ کے اعتراضات میں بیان ہوئے ہیں تو ایسی باتیں تو بے سمجھ بچوں کے لئے بھی قابل قبول نہیں کجا یہ کہ پڑھے لکھے اور عاقل لوگ ان کو مانتے اور انہیں اپنی دینی اور روحانی ترقی کا موجب خیال کرتے۔

یہ سن کر مولوی صاحب نے کسی قدر سوچ کر جواب دیا کہ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ اگر ہمارے عقائد ایسے ہی بے سروپا اور غیر عاقلانہ ہیں تو تمہیں یہ کہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ احمدیت اسلام کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ نیز محض ایسے بودے اور بے سروپا عقائد کو ختم کرنے کیلئے آپ جیسے علماء اور بڑی اسلامی حکومتوں کا تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمارے ساتھ آمادہ بہ جنگ ہونے کا مطلب بھی سمجھ نہیں آتا۔

تکفیر کی روش اور سعید روح کی بیعت

میرے سوالوں سے مولوی صاحب کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگیا جسے کسی قدر کم کرنے کے لئے انہوں نے کہا کہ ہم دین کے معاملہ میں مداہنت سے کام نہیں لے سکتے، اس لئے اصل بات کہنے میں مجھے ذرہ بھی تامل نہیں ہے کہ ساری امت نے آپ کی جماعت کے خلاف اجتماعی طور پر تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اور تمام امت اسلامیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام سے یہ دو شعر پڑھے:

كَفِّرْ وَمَا التَّكْفِيْرُ مِنْكَ بِبِدْعَةٍ
رَسْمٌ تَقَادَمَ عَهْدُهُ الْمُتَقَدِّمُ
قَدْ كُفِّرَتْ مِنْ قَبْلُ صَحْبُ نَبِيِّنَا
قَالُوْا لِئَامٌ كَفَرَةٌ وَهُمْ هُم

ترجمہ: تُو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں۔ یہ تو ایک پرانی رسم چلی آتی ہے۔ اس سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے اور روافض نے کہا کہ یہ لئیم کافر ہیں اور ان کی شان وہی ہے جو ہے۔

یہ سنتے ہی ان میں سے ایک اٹھا اور چیختے ہوئے ہمارے سامنے پڑی میز پر زور سے ایک مُکّا مار کر بولا کہ اگر تم قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے تو پچھتاؤ گے۔ اس کے ساتھ باقی سب بھی غصے میں لال پیلے ہوتے ہوئے میرے کلینک سے نکل گئے۔ ڈاکٹر احمد یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔ مولوی حضرات کے جانے کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب کچھ تو اسلام کی ابتدا میں صحابہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے جماعت کے بارہ میں کچھ مزید معلومات حاصل کیں اور بالآخر بیعت کرلی۔ الحمدللہ۔

جواب دینے سے نہیں رک سکتا

مَیں نے تو ان مولویوں کی کوئی شکایت نہ کی لیکن نہ جانے کیسے اس کی خبر سی۔آئی۔ڈی تک پہنچ گئی اور ان مولویوں کو سی آئی ڈی کی ایک برانچ میں بلوایا گیا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے وہاں جا کے سب باتوں کا انکار کردیا اور کہا کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ پھر سی آئی ڈی والوں نے مجھے بلایا تو میں نے کئی نشستوں میں تفصیل کے ساتھ جماعت کے عقائد پر روشنی ڈالی۔ میرے ساتھ ان کا سلوک بہت عزت واحترام والا تھا۔ ان سٹنگز کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ آپ براہ کرم تبلیغ نہ کریں کیونکہ اس سے سلفی مولویوں کے بپھر کر حد سے باہر نکلنے کا اندیشہ ہے۔ میں نے کہا کہ میں نہ تو کسی سے مناظرہ کروں گا نہ ہی کسی پبلک مقام پر تبلیغ کروں گا ہاں اگر کوئی مجھ سے پوچھے گا یا اعتراض کرے گا تو اس کو جواب دینے سے باز نہیں رہ سکتا۔

مخالفت کے کئی رنگ

مولویوں میں احمدی علم کلام کا سامنا کرنے کی سکت نہیں ہے اسلئے انہوں نے افواہوں اور غلط پروپیگنڈے کا سہارا لیا اور میرے متعلق مشہور کرنا شروع کردیا کہ گویا میں لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کرنے کے عوض جماعت سے 1000 دینار ماہانہ تنخواہ لیتا ہوں۔ جو لوگ مجھے جانتے تھے اور میرے مالی حالات سے آگاہ تھے انہوں نے ان افواہوں پر کان نہ دھرے کیونکہ میرے مالی حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے جارہے تھے حتی کہ یہ حالت ہوگئی کہ میرے کلینک پر کئی روز بعد کوئی گاہک آتا تھا۔ مجبوراً مجھے قرض لے کر گزارا کرنا پڑا۔

چند ماہ تک تو یہی سلسلہ جاری رہا۔ پھر میرے کالج کے ایک قریبی دوست کو میرے حالات کی خبر ہوئی تو اس نے عمان شہر میں میرے لئے کام تلاش کر کے مجھے اطلاع دی۔ میں انٹرویو کے لئے پہنچا۔ یہ ایک کلینک تھا جس کے ساتھ مصنوعی دانت بنانے کی چھوٹی سی فیکٹری بھی تھی۔ میرے ذہن میں تو یہی تھا کہ کسی ڈاکٹر سے ملنے جارہا ہوں لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ شیخ ولید نامی یہ ایک باریش شخص ہے۔ بہرحال انٹرویو میں تمام امور پر اتفاق ہوگیا اور میں نے اسی علاقے میں گھر بھی کرائے پر لے کر فیملی کو بلالیا۔ پہلے ماہ تو بہت اچھی آمدنی ہوئی لیکن دوسرے ماہ میں میں نے محسوس کیا کہ شیخ ولید کے میرے ساتھ برتاؤ میں فرق آنا شروع ہوگیا ہے۔ پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ شیخ ولید کو کسی نے میرے احمدی ہونے کے بارہ میں بتادیا ہے۔ پھر شیخ ولید نے جب مجھ سے اس کی تصدیق چاہی تو میں نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا کہ ہاں میں احمدی ہوں لیکن اس کا میرے کام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن شیخ ولید نے میری اس وضاحت کو کافی نہ سمجھا اور اپنے ایک سلفی دوست کو بلوالیا جس کے ساتھ میری کئی نشستیں ہوئیں جن کے آخر پر اس نے کہا کہ باقی تو سب ٹھیک ہے لیکن نبوت کا باب کھولنے سے بہت مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ پھر نجانے کیوں اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عرصہ بھی سب کا سب خیر وبرکت نہ تھا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ان حالات میں ہوتا تو شاید کبھی اسلام قبول نہ کرسکتا۔ مجھے اس کی اس بات سے تعجب ہوا لیکن مجھے محسوس ہوا کہ شاید خدا تعالیٰ نے اس سے اپنے ہی خلاف شہادت دلوائی ہے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں تامّل ہے وہ آپؐ کے خادم پر کیونکر ایمان لاسکتا ہے۔ اس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ شیخ ولید نے کسی دوسرے ڈینٹسٹ سے کنٹریکٹ کرلیا ہے۔ چنانچہ مجبوراً مجھے وہاں سے کام چھوڑنا پڑا۔

تبلیغ اور ثمرات

اس کے بعد میں کچھ عرصہ تک مختلف کلینکس پر کام کرنے کے بعد ایک خلیجی ملک میں چلا گیا۔ وہاں میری اکثر بعض عیسائیوں کے ساتھ بحث ہوتی رہتی تھی اور میں ان کے سامنے جماعت کے لٹریچر میں مذکور دلائل پیش کرتا۔ ایک روز تنگ آکر ایک عیسائی نے کہا کہ تم جب بات کرتے ہو تو کسی عام عیسائی عقیدہ کی نفی نہیں کرتے بلکہ عیسائیت کو ہی جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ کہہ کر اسنے آئندہ مجھ سے بحث کرنے سے معذرت کرلی۔

خدا کے فضل سے میری تبلیغ سے میرے ساتھ کام کرنے والے ایک ڈاکٹر مکرم سیف الدین حامد صاحب اور اس کی اہلیہ کے علاوہ ایک یمنی دوست اور دو سیرین بہنوں نے بیعت کی ہے۔ اس کے علاوہ متعدد اشخاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانتے ہیں لیکن بیعت کرنے میں تردّد محسوس کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد سفینۂ نجات میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

....

مکرمہ شروق الغنمیین صاحبہ

مکرم علی زیادنہ صاحب کی اہلیہ مکرمہ شروق الغنمیین صاحبہ کی بیعت کا واقعہ تو پچھلی قسط میں گزر چکا ہے۔ اس کے بارہ میں وہ لکھتی ہیں کہ:

میرے خاوند نے مجھے بہت لمبی بحثوں کے ذریعہ جماعت کی صداقت کا قائل کرنے کی کوشش کی لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ پھر ہم نے مکرم تمیم ابودقہ صاحب کے ساتھ ان کے گھر پر کئی ملاقاتیں کیں لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ پھر ایک روز میرے خاوند نے مجھے اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتایا اور الیس اللہ بکاف عبدہ والی انگوٹھی کا تذکرہ کیا تو یہ سنتے ہی آن کی آن میں میری کایا پلٹ گئی اور ایک لمحے میں وہ سب کچھ ہوگیا جو اتنی لمبی بحثوں اور ملاقاتوں میں نہ ہوسکا تھا۔ تفصیل یہ کہ میں نے اپنے طالبعلمی کے زمانے میں ایک رؤیا دیکھا تھا کہ کسی نے مجھے ایک انگوٹھی دی ہے جس پر الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہے اور میں نے وہ انگوٹھی پہن لی۔ اور آج معلوم ہوا کہ یہ انگوٹھی تو جماعت احمدیہ کی پہچان بن گئی ہے۔ اس کے بعد میرے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہ رہی اور میں نے بیعت کرلی۔

نصرتِ اسلام کے بارہ میں رؤیا

بیعت سے قبل میں نے ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں یہ آیت کریمہ پڑھ رہی ہوں: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ یعنی جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے تو وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے۔

مَیں نے یہ خواب اپنے علاقہ کی ایک مبلّغہ کو سنائی۔ اس نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ تم اسلام کی نصرت کا کوئی کام کروگی۔ مجھے یہ بات بھول گئی۔ لیکن جب میں نے اس مبلّغہ کو جماعت کی طرف بلایا تو مجھے اس کی بات بھی یاد آگئی۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ تم اس بات پر گواہ ہو کہ تم نے ہی میری خواب کی تعبیر کرتے ہوئے کہا تھا کہ: تم اسلام کی نصرت کا کوئی کام کروگی۔ اور مَیں سمجھتی ہوں کہ امام مہدی کی بیعت کر کے مَیں اسلام کے انصاروں میں شامل ہوگئی ہوں۔ یوں میری خواب اور تمہاری تعبیر درست نکلی ہے۔

یہ سن کر اس مبلّغہ نے کہا کہ تم نے احمدیت میں شامل ہوکر ہمیں ایسی جماعت سے متعارف کروادیا ہے جو اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے اور ہمیں اس کا سدّ باب کرنے اور اس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوئی ہے۔ یوں تم نے نصرتِ اسلام کا ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔

خدا کی پیدا کردہ الفت ومحبت

ایک بات جس کو میں بیان کرنے سے رہ نہیں سکتی وہ یہ کہ میرے خاوند نے اپنے کام کے سلسلہ میں ایک خلیجی ملک کا سفر اختیار کیا اور ہم نے وہاں پر پانچ سال کے قریب قیام کیا۔ وہاں پر ہمارا مختلف احمدیوں کے ساتھ تعارف ہوا۔ ان کی بے لوث محبت کو میں جب بھی یاد کرتی ہوں میری آنکھیں بھر آتی ہیں۔ خصوصًا پاکستانی احمدیوں کے اخلاص اور محبت کا اپنا ہی رنگ تھا جس کا میری روح پر بہت گہرا اثر ہے۔ مثلاً ایک خرّم صاحب کی فیملی تھی۔ ان کی بیوی کو میری زبان سمجھ نہیں آتی تھی اور مجھے اس کی زبان نہ آتی تھی لیکن ان کے اعلیٰ اخلاق، دلی محبت اور اخوت و مودّت کے جذبے کو دیکھ کر میرا احمدیت کے ساتھ تعلق مزید مضبوط ہوا۔ اور میں آج بھی یہی دعا کرتی ہوں کہ اے خدا! اگر ان سے میری اس دنیا میں ملاقات اور ان کے ساتھ رہنا مقدر نہیں ہے تو جنت میں ہمیں ساتھ ساتھ رکھنا۔ آمین ثم آمین۔ .... (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/ستمبر 2016)

......☆......☆......☆......

ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ! تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تُو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی، کسی نالائقی، کسی نااہلی کی وجہ سے ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ اُن بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے والے اور تیرے شکر گزار رہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19/اگست 2016 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس دعا کے کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ! تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تُو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی، کسی نالائقی، کسی نااہلی کی وجہ سے ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! نیکیوں کے کرنے کی طاقت بھی تجھ سے ملتی ہے اور ان پر قائم رہنے کی طاقت بھی تجھ سے ہی ملتی ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں پر غلبہ بھی تیرے فضل سے ہی پا سکتے ہیں۔ ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ اُن بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے والے اور تیرے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مورد بنتے رہیں کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا، تمہیں مزید دوں گا۔

سوال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر دیگر ممالک سے آنے والے رضا کاروں کے بارے میں حضور انور نے کن الفاظ میں خوشنودی کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس دفعہ رضا کاروں کے لحاظ سے بھی اس جلسہ کی بین الاقوامی حیثیت ہوگئی ہے۔ اب یہ کام، وقار عمل بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اَپ میں کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ انتظامیہ اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو چاہئے کہ جہاں وہ یوکے والوں کا شکریہ ادا کریں وہاں کینیڈا اور امریکہ سے آنے والے خدام کا بھی ان کو شکر گزار ہونا چاہئے اور سب سے بڑھ کر تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں یورپ اور ان مغربی ممالک میں رہنے اور پلنے بڑھنے والے ایسے رضا کار عطا فرمائے جو بے نفس ہوکر کام کرتے ہیں۔

سوال امسال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر کتنے رضا کاروں نے خدمت کی توفیق پائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یوکے کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے جو ٹائلٹ کی صفائی سے لے کر کھانا پکانے، کھانا کھلانے اور پھر جلسہ گاہ کے مختلف کام، سکیورٹی سے لے کر پارکنگ اور دوسری سہولیات مہیا کرنے اور پھر انہیں سمیٹنے تک انتہائی مہارت اور منصوبہ بندی سے کام کرتے رہے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آئیں گے۔

سوال بینن کے وزیر دفاع نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بینن کے وزیر دفاع جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کہتے ہیں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر بچہ، جوان دوسروں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوا نظر آیا۔ جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارے کی ایک بہت بڑی مثال ہے۔ میں نے اتنے بڑے اجتماع میں کسی کو دھکم پیل کرتے نہیں دیکھا۔ ہر چیز ایک نظام اور طریق کے ساتھ چل رہی تھی۔ سب سے بڑی بات تمام شاملین جلسہ کی سکیورٹی کا مؤثر اور اعلیٰ انتظام کا ہونا تھا۔ مَیں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہوگئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔

سوال بینن سے آنے والے ایک جرنلسٹ نے جلسہ کے انتظامات کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بینن کے ہی ایک جرنلسٹ کہتے ہیں کہ مَیں صحافی ہونے کی حیثیت سے دنیا کے اکثر حصّوں میں گیا ہوں۔ مَیں نے سعودی عرب میں حج کے انتظامات دیکھے۔ ایران میں بھی بہت بڑے اجتماعات میں شرکت کی۔ میں نے یواین او کے تحت بھی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اَور نہیں دیکھے۔ مَیں بینن میں نیشنل ٹی وی کا ڈائریکٹر رہا ہوں۔ مَیں نے آج تک ٹی وی کے براہ راست پروگرام کے اتنے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ یواین او میں بھی اتنی زبانوں میں براہ راست تراجم نہیں ہوتے جتنے آپ کے ہاں ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تقاریر کے تراجم کا انتظام تھا۔

سوال کونگو کنشاسا کے ایک صوبہ کے اٹارنی جنرل نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، وہ کہتے ہیں میں پچیس سال سے بطور مجسٹریٹ کام کر رہا ہوں۔ مَیں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جاسکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جنگل کو قابل رہائش بنا دیا جہاں سب کچھ میسر تھا۔ صاف ستھرے ٹائلٹس، رہائش گاہیں، ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز جو مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے امیر، غریب، بڑے بڑے عہدوں والے سیاستدان، صاحب علم، دانشور سب ایک ہوکر کام کر رہے تھے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت مؤثر رنگ میں کام کر رہی ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔

سوال نائیجر کے صدر مملکت کے مذہبی امور کے مشیر خاص نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، وہ کہتے ہیں کہ میں تقریباً سارا سال سفر میں رہتا ہوں اور مذہبی میٹنگز میں شامل ہوتا ہوں۔ لیکن مَیں نے آج تک کبھی ایسا روحانی منظر نہیں دیکھا۔ جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ بیعت کا نظارہ دیکھنے کے بعد کہتے ہیں گویا میں بیعت رضوان میں شامل ہوں۔

سوال ایک غیر مسلم دوست ٹونی وائٹنگ صاحب نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ٹونی وائٹنگ کہتے ہیں کہ جماعت کو دیکھ کر اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں مثلاً کمیونٹی کیا ہوتی ہے اور کس طرح یکجان ہو کر امن کے قیام کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور کس طرح نوجوان نسل کو امن کے قیام کے لئے حرکت میں لا کر دنیا کی فلاح و بہبود کیلئے معاشرے کا ایک قیمتی اور فعّال رکن بنایا جاسکتا ہے۔

سوال بلجیم کی ایک خاتون فاطوماتا دیالو نے حضور انور کے خطاب کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، میرے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ذکر رہا۔ امن و سکون، سچائی اور حوصلہ اور بردباری کی تلقین تھی۔ کہتی ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ راہ دکھلائی جو اس کی ذات کی طرف لے جانے والی ہے۔

سوال جاپان کے ایک پروفیسر صاحب نے جلسہ کے حوالہ سے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جاپان کے ایک پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ میں اسّی ممالک کے تیس ہزار سے زیادہ لوگ شریک ہیں۔ پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفۂ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ لیکن خلیفۂ وقت نے ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ کے پروگراموں کی میڈیا کوریج کے حوالے سے کیا اعداد و شمار پیش فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔ مرکزی پریس اینڈ میڈیا کے آفس کی رپورٹ کے مطابق بی بی سی ریڈیو فور، دی اکانومسٹ، دی گارڈین، دی انڈیپنڈنٹ، چینل فور، ڈیلی ٹیلی گراف، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی میل۔ ڈیلی میل، دی سن، ریڈیو ایل بی سی، لندن لائیو ٹی وی، سکائی نیوز، چینل فائیو، سکاٹش ٹی وی، بلفاسٹ ٹیلی گراف، اور ناٹنگھم پوسٹ وغیرہ میں جلسہ کی کوریج ہوئی۔ اس طرح ان کا خیال یہ ہے کہ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے قارئین کی تعداد 41 ملین ہے اور ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد 2.48 ملین ہے۔ تقریباً اڑہائی ملین۔ ٹیلی ویژن پر دیکھنے والوں کی تعداد ایک ملین ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ اکانوے (91) ملین لوگوں تک خبر پہنچی۔ اس طرح اگر سب کو ملایا جائے تو کل تعداد 135 ملین بنتی ہے۔

سوال حضور انور نے شعبہ تبلیغ یوکے کی میڈیا ٹیم کی کیا رپورٹ پیش فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، شعبہ تبلیغ یوکے کی میڈیا ٹیم کے مطابق ساؤتھ ویسٹ لنڈنز (Southwest Londoner) اخبار میں تین آرٹیکل شائع ہوئے اور اس اخبار کو آن لائن پڑھنے والے ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں ہیرلڈ میگزین میں جلسہ کے حوالے سے مضمون شائع ہوا۔ اس کے قارئین کی تعداد بھی پونے دو لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بیلجیم کے دو نیشنل اخبارات نے جلسہ کے حوالے سے مضامین شائع کئے۔ گیانا سے بھی ایک صحافی خاتون کیمرہ مین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ وہاں ٹی وی جی پر جمعرات سے لے کر اتوار تک روزانہ شام کی خبروں میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں دی گئیں۔ اس کے علاوہ گیانا کے مشہور اخبار گیانا ٹائمز میں بھی آرٹیکل چھپے۔ محتاط اندازے کے مطابق اس ٹیلی ویژن چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے جبکہ اخبار گیانا ٹائمز کے قارئین کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔

سوال اخبارات میں جلسہ سالانہ یوکے کے متعلق چھپنے والے آرٹیکلز پر قارئین نے کیا تبصرے کئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بعض تاثرات یہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کا فرقہ باقی تمام اسلامی فرقوں سے ممتاز ہے اور صحیح معنوں میں امن پسند لوگ ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ایک صاحب نے لکھا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے لیکن دنیا بھر میں سنّی مسلمان ان پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں کافر کہتے ہیں۔ بعضوں نے اخباروں کو یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق خبر پڑھ کر اچھا لگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان لوگوں پر بھی اثر انداز ہو جو اسلام کو شدت پسند سمجھتے ہیں۔ ایک نے یہ لکھا کہ احمدی مسلمان بڑے وسیع پیمانے پر شدت پسندی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں لیکن لوگ ان کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور میڈیا کی دوسری خبروں کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو judge کرتے ہیں۔

سوال mta افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی کوریج کے متعلق حضور انور نے کیا رپورٹ پیش فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات پہلی مرتبہ 'ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ' کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔ ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ درج ذیل ٹی وی چینلز نے بھی جلسہ کی نشریات دکھائیں۔ گھانا نیشنل ٹیلیویژن، سائن پلس ٹی وی گھانا، ٹی وی افریقہ، سیرالیون نیشنل ٹی وی، ایم آئی ٹی وی نائیجیریا۔ بینن میں بھی ایک نجی چینل ای ٹیلی پر میرا خطاب پورا نشر کیا گیا۔ کانگو برازاویل کے محدود علاقہ میں بھی جلسہ کے پروگرام ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہوئے۔ یوگنڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے پہلے تو جلسہ سالانہ کی نشریات دکھانے سے معذرت کر لی تھی مگر عین آخری وقت انہوں نے جلسہ کی کوریج کی اجازت دے دی۔ اس طرح یوگنڈا کے علاوہ روانڈا میں بھی جلسہ کی نشریات دیکھی گئیں۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ کے پروگراموں کی میڈیا کوریج کے نتیجہ میں ہونے والی کن دو بیعتوں کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، کانگو برازاویل میں ایک عیسائی دوست مسٹر ویلی (Willy) کو مشن ہاؤس میں جلسہ سالانہ یوکے (UK) دکھانے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ سنا۔ جلسہ کے بعد کہنے لگے مجھے پہلے مسلمانوں سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن یہاں آکر مَیں نے دیکھا کہ ہر طرح پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی تھیں۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقاریر نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اب مجھے جماعت کے حق میں کوئی اور دلیل نہیں چاہئے۔ مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ ایک مقامی جماعت کے صدر کی بیوی عیسائی تھیں۔ ان کو بہت تبلیغ کی گئی لیکن وہ بیعت کرنے کی طرف نہیں آتی تھیں۔ اس مرتبہ انہوں نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور جب میرا خطاب سنا تو اس کے بعد کہنے لگیں کہ اس تقریر نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں جماعت میں داخل ہو جاؤں کیونکہ یہاں سچائی ہی سچائی ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست-ستمبر 2016ء

جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی

حضور کی شخصیت بہت دلکش اور قائدانہ ہے، خلیفہ عظیم انسان ہیں، آپ کی محبت بہت عظیم ہے

❁ حضور انور کی شخصیت کے بارہ میں بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں، حضور نے خطاب میں حقیقی اسلام بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا* ❁ حضور کی شخصیت بہت دلکش اور قائدانہ ہے، انہوں نے بہت ہی اہم موضوعات پر بات چیت کی اور ان میں سے سب سے اہم بات پناہ گزینوں اور شدت پسندی کے متعلق تھی* ❁ حقیقت میں جتنے آپ کے خلیفہ عظیم انسان ہیں ان کے متعلق بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے، خلیفہ نے امت مسلمہ کے تمام امور کے متعلق بات کی، آپ کی محبت بہت عظیم ہے* ❁ یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دُنیا ہی بدل گئی، جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا، ایسا منظم اجتماع مَیں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار و محبت کی فضا، یہ تمام چیزیں آج کل دُنیا میں نظر نہیں آتیں سوائے احمدیت کے اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں* ❁ یقیناً جماعت احمدیہ ایک مسلم جماعت ہے اور اسلام کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس خوبصورتی کو دوسروں پر ظاہر کریں* ❁ حضور انور ایدہ اللہ کے پُر معارف خطابات سن کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا حضور نے اپنا ہاتھ مشرق کی طرف بھی اور مغرب کی طرف بھی ترقی یافتہ ممالک کی طرف بھی اور ترقی پذیر ممالک کی طرف بھی بڑھایا ہوا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ خدا تعالیٰ، اُس کے رسول اور اس کے کلام قرآن کریم کی راہ پر ہیں۔ یہاں آکر حقیقی اخوت اور بھائی چارہ کی عملی تصویر ملی، میں آپ کے ساتھ ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اس اسلام کو البانیا میں پھیلاؤں اور اس پر عمل کروں* ❁ یہ جلسہ ہزاروں روحانی مُردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا۔ ان روحانی مُردوں میں خاکسار بھی ایک ہے جسے جلسہ میں شامل ہو کر از سرِ نو روحانی زندگی ملی* ❁ جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام مسلمان اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن و سلامتی کا گہوارا بن جائے اور ہر طرف محبت و بھائی چارہ کا بول بالا ہو*

مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات، مہمانوں کے، جلسہ اور حضور انور کی روحانی شخصیت کے متعلق تأثرات

مجھے پختہ یقین ہے کہ اسلام کا مستقبل جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے

جنگوں سے امن کا قیام ممکن نہیں، حقیقی امن صرف محبت سے ہی قائم ہو سکتا ہے

- مستقبل میں انشاء اللہ لوگ بڑی تعداد میں جماعت میں شامل ہوں گے، اس کی پیشگوئی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دے دی تھی کہ امام مہدی اور مسیح موعود تمام دنیا کو، چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم، ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا*
- مَیں بار بار جماعت کو تلقین و نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں لاگو کریں اور آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت حقیقی اسلامی روح کے مطابق کریں*
- جنگوں سے امن کا قیام ممکن نہیں، حقیقی امن صرف محبت سے ہی قائم ہو سکتا ہے، یہ لوگ آج جنگوں سے امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں*

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 5؍ستمبر 2016 کی مصروفیات

5؍ستمبر 2016 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دستِ مبارک سے ہدایات رقم فرمائیں۔

عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں تھیں۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس وفد میں ایک بہت بڑی تعداد اُن سیرین احباب کی تھی جو اپنے ملک کے تکلیف دہ حالات کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کر کے جرمنی میں آبسے ہیں۔

☆ ملاقات کے آغاز میں حضور انور نے سب کا حال دریافت کیا اور پوچھا کہ کیا سب جرمنی میں رہنے والے ہیں؟ اس کے بعد ایک شخص نے عرض کیا: آج میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔

☆ ایک شخص نے عرض کیا: مَیں نے 2003ء میں ایک رؤیا میں دیکھا کہ مَیں عمرہ کیلئے گیا تھا۔ مَیں نے رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی میں نماز پڑھتے دیکھا تھا لیکن وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے جو مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر چھ سال بعد میں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعت کی توفیق پائی۔

☆ ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور انہیں کچھ نصائح فرمائیں کہ وہ جرمنی میں کس طرح رہیں اور روحانیت میں کس طرح اضافہ کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک دفعہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی یہی پوچھا تھا کہ میں روحانیت میں اضافہ کے لئے کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ سے ڈرو اور پھر سب کچھ کرو۔ اگر یہ پتہ ہوگا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو پھر ہر برائی سے بچ کر رہے گا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنی دعاؤں میں استغفار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے رہا کریں۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ انہوں نے دس سال پہلے ایک رؤیا میں دیکھا کہ حضور انور ان کے گھر تشریف فرما ہیں اور انہوں نے حضور انور کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جبتک کہ سیریا میں احمدیوں کی تعداد زیادہ نہ ہو جائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے۔

☆ ایک اور خاتون نے عرض کیا: وہ بچپن سے ہی خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خواہش رکھتی تھیں لیکن ان سے ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے اور خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔

☆ ایک اور عرب خاتون نے عرض کیا: وہ آسٹریا میں جس جگہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی ہیں وہاں کوئی احمدی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مسجد ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ اس جگہ کے قریب آجائیں جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے۔ وہاں ویک اینڈ پر بچوں کی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس طرح آپ کے بچے کی تربیت کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اسائیلم کی وجہ سے وہاں آکر رہنا مشکل ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان ملکوں میں اپنی اور بچوں کی تربیت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ ماں باپ کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسلامی ملکوں کی نسبت دوسرے ممالک میں دس گنا زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں جن سے بچنا پڑتا ہے۔

☆ ہالینڈ سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ حضور آپ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں۔ سب کے دلوں میں ہیں۔

☆ ایک لڑکے نے عرض کیا کہ وہ وصیت کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی کوئی آمد نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی سٹوڈنٹ ہے تو وہ اپنے جیب خرچ پر وصیت کر سکتا ہے۔ وصیت ایک زائد قربانی ہے۔ اگر کوئی آمد کا ذریعہ نہیں ہے تو انتظار کر لیں جب تک کام اور آمد نہ ہو اور مالی قربانی کا اظہار نہ ہو۔ آپ کے ارادہ کا آپکو ثواب مل جائے گا۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

☆ الجزائر سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں الجزائر کے احمدی احباب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ مراکش سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں اپنے لئے، فیملی کیلئے اور مراکش کے تمام احمدیوں کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

☆ ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ سیرین کرد ہیں۔ موصوف نے اپنی قوم کے حالات کی وجہ سے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک دجالی چال تھی کہ کردستان کو تقسیم کر دیں تا کہ آپس میں لڑتے رہیں اور امن قائم نہ ہو۔ خدا کرے کہ مسلمانوں کو عقل آجائے۔

☆ ایک سیرین دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما رہے ہیں کہ پاکستانیوں کو تبلیغ میں مشکلات ہیں۔ اس لئے اب آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ تبلیغ کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تبلیغ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کو نبھانی چاہئے۔ خدا تعالیٰ بار بار بتا رہا ہے۔ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

جلسہ کے متعلق تاثرات

☆ ان عرب مہمانوں نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا بھی اظہار کیا۔ ان میں شباب رمزی صاحب (سیرین) بیان کرتے ہیں: مَیں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ لوگوں کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں اور مَیں ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ جیسے مَیں اپنی فیملی میں ہوں۔

☆ مکرم احمدی صاحب (سیرین) کہتے ہیں: حضور انور کی شخصیت کے بارہ میں بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور نے خطاب میں حقیقی اسلام بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ یہ وہ اسلام نہیں ہے جو آج کل غلط طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

☆ مکرم عمار زین الدین صاحب (سیرین) بیان کرتے ہیں: حقیقت میں مَیں جماعت کا دشمن ہوں۔ میں اس لئے آیا تھا کہ مَیں جماعت کی خامیاں دیکھوں گا اور بعد میں ان کو مشہور کروں گا۔ مَیں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ مَیں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویّے کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب مَیں اس جماعت کے بارہ میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔

☆ ایک بلجیم کے دوست ڈاکٹر محمد مرزا صاحب جن کا اصل تعلق سیریا سے ہے بیان کرتے ہیں: اس اجتماع میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور سب کچھ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور ایسا لگا کہ مَیں جرمنی میں نہیں ہوں۔ دنیا میں کسی تنظیم کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ اس قدر لوگوں کو یورپ میں منظم طور پر تین دن تک جمع کر سکے۔ یہاں خوبصورت چہرے اور روحانی ماحول دیکھنے کو ملا۔

☆ ڈاکٹر اسعد امریر (سیرین) بیان کرتے ہیں: مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ ہر چیز بہت منظم تھی۔ مَیں جانتا ہوں کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ میری خواہش تھی کہ مَیں بھی کسی نہ کسی طرح آپ کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤں۔

☆ ڈاکٹر محمد علی (سیرین) نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارا خاص خیال رکھا اور ہر بات میں حسن خلق سے پیش آئے۔ حضور کی شخصیت بہت دلکش اور قائدانہ ہے۔ انہوں نے بہت ہی اہم موضوعات پر بات چیت کی اور ان میں سے سب سے اہم بات پناہ گزینوں اور شدت پسندی کے متعلق تھی۔

☆ ایک عرب دوست حاتم الحصنی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ کے افراد کے حسن سلوک کی بہت ہی کم نظیر ملتی ہے۔ میرے پاس اس کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ حقیقت میں جتنے آپ کے خلیفہ عظیم انسان ہیں ان کے متعلق بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ خلیفہ نے امت مسلمہ کے تمام امور کے متعلق بات کی۔ چونکہ میں سیرین ہوں اور خصوصاً سیرین کے دکھوں کا ذکر کرنا نہیں بھولے۔ آپ کی محبت بہت عظیم ہے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کی تقریر میں تعصب نام کی کوئی چیز نہیں دکھائی دی بلکہ وہ سب کو محبت پھیلانے کی ترغیب دیتے رہے۔

☆ سلمان مصری صاحب نے بیان کیا: میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ مَیں ان کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوا۔ چنانچہ میں نے جماعت کے بارہ میں جاننے کی کوشش کی اور اسی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی۔ یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دنیا ہی بدل گئی۔ جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ایسا منظم اجتماع مَیں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار و محبت کی فضا، یہ تمام چیزیں آج کل دُنیا میں نظر نہیں آتیں سوائے احمدیت کے۔ اور انہی چیزوں کو دیکھ میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

☆ ایک مہمان علی اخرص صاحب جن کا تعلق شام سے ہے نے بتایا: مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعہ ہوا اور ایک جماعتی تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا جس میں جماعت کے تفصیلی عقائد پر بات چیت ہوئی اور کافی حد تک میری تسلی ہوگئی۔ اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ جرمنی پر جانے کا اتفاق ہوا وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ میرے لئے یہ بہت ہی خوبصورت موقعہ ہے کہ مَیں آپ کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ مَیں آپ کی حسن ضیافت اور بھائی چارے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکرگذار ہوں۔ یقیناً جماعت احمدیہ ایک مسلم جماعت ہے اور اسلام کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس چھپی ہوئی خوبصورتی کو غور وفکر اور ریسرچ کے ذریعہ دوسروں پر ظاہر کریں۔ انہوں نے جلسہ میں شامل ہونے کے بعد اپنی واٹس اَیپ کی پروفائل تبدیل کرتے ہوئے یہ لکھا کہ ''اَلطَّرِیْقُ اِلَی الْجَنَّۃِ'' یعنی جنت کی طرف جانے والا راستہ۔

☆ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ایک سیرین دوست محمد مرعی صاحب نے عرب وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی جس میں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والد صاحب کی رہائی کیلئے دعا کی درخواست کی اور اگلے دن معجزاتی طور پر سیریا میں ان کے والد صاحب کو رہا کیا گیا جس پر انہوں نے یہ خبر تمام عرب احمدیوں کو بتائی اور ان سب کے لئے یہ خبر ان کے ایمان اور خلیفہ وقت سے محبت میں اضافہ کا باعث بنی اور سب احمدیوں کو بتا رہے ہیں کہ یہ ہمارے پیارے خلیفہ کی دعا سے ہی ہوا ہے۔

☆ ریاض بصری جن کا تعلق عراق سے ہے بیان کرتے ہیں: میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لئے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقعہ ملا۔ میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا۔ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارہ کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی۔ خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی نورانی ہے۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردُّد نہیں ہوا۔ واپس آکر جب ہم نے اپنے رشتہ دار کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ مجھے کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ یہ تمام باتیں سن کر میں بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات پونے گیارہ بجے تک جاری رہی آخر پر تمام حضرات نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا۔ سب فیملیز نے اور احباب نے انفرادی طور پر تصاویر بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

البانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ البانیا سے 56 افراد کا وفد آیا تھا، جن میں 37 مرد اور 19 خواتین اور بچے شامل تھے۔ اس وفد میں 30 /افراد احمدی اور 26 /افراد غیر از جماعت تھے۔ نیز 4 صحافی بھی شامل تھے۔ البانیہ سے آئے ہوئے ایک ٹیلی ویژن چینل (Vision Plus) کے صحافی رُودَولف سِیکُو صاحب نے حضور انور سے درج ذیل سوالات کئے۔

☆ البانیہ میں مذہبی آزادی اور ہم آہنگی ہے۔ کیا خلیفہ اس بات کو جانتے ہیں اور اُنکے اس کے متعلق کیا تاثرات ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر البانیہ کے لوگ اتنے کھلے دِل کے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ اصل چیز انسانی قدریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بندوں کو یہی حکم دیا ہے کہ میرا حق ادا کرو اور دوسری مخلوق کا حق ادا کرو۔ مذہب کا معاملہ تو دِل کا معاملہ ہے اور اُس میں کسی قسم کی جبر کی اجازت نہیں۔ اسلام اگرچہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آخری اور کامل شریعت ہے، لیکن یہ ہرگز نہیں کہتا کہ ہر ایک زبردستی مسلمان بناؤ۔ جس کا دل چاہے مانے اور جس کا دل نہ چاہے وہ بے شک نہ مانے۔ انسان کم از کم مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرے اور بنیادی انسانی اقدار کا قیام کر کے ایک حصہ کو تو قائم کرے۔ مذہبی Pluralizm بہت اچھی بات ہے یہی صورتحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی جب کہ یہود، عیسائی اور دیگر مذاہب آزادی کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

☆ البانیہ میں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے۔ البانین لوگوں کا اس جماعت میں کیا کردار ہے اور حضور کی ان سے کیا توقعات ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ مَیں جماعت سے وہی توقعات رکھتا ہوں جو دُنیا کی باقی جماعتوں سے ہیں۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی پابندی کریں۔ وہ احکامات کیا ہیں؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں اور مخلوق کا حق ادا کریں اور بےنفس ہوکر اس کی خدمت کریں۔

☆ ابھی حال ہی میں کیتھولک چرچ نے ایک تقریب کے ذریعہ مدر ٹریسا کو سینٹ کا درجہ دیا ہے۔ حضور کے اس کے متعلق کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور انسانیت کی بے لوث خدمات کا تعلق ہے مدر ٹریسا نے بے مثال نمونہ پیش کیا ہے۔ اگر عیسائیت انہیں اپنی رسم و رواج کے مطابق کوئی درجہ دینا چاہتی ہے تو وہ دیں۔ بہرحال اپنی اِن خدمات کی وجہ سے کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے رحم کے سامان کر دے۔

☆ رُدَولف سِیکُو کا آخری سوال یہ تھا کہ کیا آپ کا پلان ہے کہ آپ البانیہ تشریف لائیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مستقبل قریب میں تو ایسا کوئی پلان نہیں ہے۔ لیکن میری دُعا ہے اور البانین احمدی بھی دُعا کرتے ہیں کہ انشاء اللہ میں جلدی وہاں آؤں۔

☆ البانیا کے وفد میں ایک دوست Olsijazxhiu بھی شامل تھے۔ موصوف ہِسٹورین ہیں اور بلقان میں اسلام کی تاریخ پر خاص علم رکھتے ہیں۔ اکثر ٹیلی ویژن چینل پر اسلام کے متعلق ہونے والے ڈسکشن پروگرام میں بحیثیت سکالر اور اینالسٹ شامل ہوتے ہیں، ان کا ایک نیوز پورٹل اور آن لائن اخبار بھی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ جلسہ کے تمام انتظامات، پروگرام، خطابات و تقاریر سے بے انتہا متاثر ہیں۔ انہوں نے معذرت کا اظہار کیا کہ اُنہیں قبل ازیں جماعت کے بارہ میں کوئی زیادہ علم نہیں تھا۔ وہ اس وقت جماعت کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نہایت متاثر ہوئے ہیں۔ موصوف نے سوال کیا کہ ایک طرف یورپ و دیگر مغربی ممالک میں رائٹ وِنگ ایکسٹریمسٹ گروپ بہت تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہے ہیں، نیز اسلام کے خلاف منافرت میں بھی بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جب کہ اس کے برعکس تشدد اور انتہا پسند فرقے بھی ردّعمل کے طور پر بڑھ رہے ہیں۔ ان خطرناک حالات میں بہت تیزی سے دُنیا ایک تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر ایک اور عالمی جنگ ہو تو اس صورت میں مسلمانوں اور اسلام کا کیا مستقبل ہوگا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کو جماعت کی تعلیمات کا تعارف نہیں ہوا تو ہمارے مبلغین کو چاہئے کہ وہ آپ کو تفصیل سے جماعت کا تعارف کرائیں۔ جہاں تک آپکے سوالات کا تعلق ہے، درحقیقت اس بات کے زیادہ امکان ہیں کہ ایک اور عالمی جنگ ہو جائے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بہت بڑی تباہی ہوگی۔ لیکن اس عالمگیر تباہی کے بعد ایک مرتبہ پھر لوگ خدا کی طرف لوٹیں گے۔ مجھے فکر ہے کہ اس وقت احمدی مسلمان کس قسم کا نمونہ پیش کریں گے؟ کیونکہ اس عالمگیر تباہی کے بعد بنی نوع انسان ایسے وجودوں کو تلاش کرے گی جو اس کی رہنمائی کر سکیں، جو انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں یقین دلا سکیں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم اس وقت forefront پر ہوں گے۔ اس وقت صرف دین اسلام ہی ہوگا جو ان کی تمام تر ظاہری و باطنی ضروریات کو پورا کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پختہ یقین ہے کہ اسلام کا مستقبل وہابیوں کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اس وقت صرف spade work ہی کیا جا رہا ہے، جبکہ مستقبل میں انشاء اللہ لوگ بڑی تعداد میں شامل ہوں گے۔ اس کی پیشگوئی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دے دی تھی کہ جب مسلمان فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ہر طرف فتنے پھیل جائیں گے، مساجد صرف ظاہری طور پر بھری ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی، اور اس زمانہ کے علماء بدترین مخلوق اور ہر قسم کے فتنہ و فساد کو ہوا دینے والے ہوں گے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ اُسی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے غلام کو کھڑا کرے گا، جو امام مہدی اور مسیح موعود ہوگا، جو تمام دنیا کو چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا۔ جس شخص کو ان باتوں پر یقین نہ ہو، وہ تو یقیناً خوف اور مایوسی کا شکار ہوگا، لیکن مَیں پُراُمید ہوں۔ مجھے اس بات کی ہرگز کوئی تشویش نہیں کہ دیگر انتہا پسند فرقے دُنیا میں فتنہ و فساد برپا کریں گے۔ میری تشویش یہی ہے کہ کیا ہم اس انقلاب کو جذب کرنے اور اس زمانہ کے چیلنج کو پورا کرنے والے ہوں گے یا نہیں۔ کیا ہم ان کی ہدایت کا موجب بنیں گے یا نہیں؟ یہی بات جس کا میں مسلسل اراکین جماعت سے ذکر کرتا ہوں، اور ان کو خطابات و تقاریر کے ذریعہ بار بار تلقین و نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں لاگو کریں اور آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت حقیقی اسلامی روح کے مطابق کریں۔

موصوف نے پوچھا کہ بعض مسلمان ممالک مثلاً مصر اور شام میں پولیٹکل اسلام لانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن حالات نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ مکمل طور پر ناکام ہوگئی اور اُن کی حکومت کے دوران دیگر اسلامی فرقوں کے ساتھ شدید فتنہ و فساد کا دَور دَورہ ہوا جبکہ اس کے بالمقابل یورپ میں دورِ وسطیٰ کے دوران ہونے والے خونریزی اور قتل و غارت کے بعد بعض شدید سیاسی تحریکات کے ذریعہ حکومت اور چرچ کو ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیا گیا اور اب ان ممالک میں ایک قسم کی سیکولرزم موجود ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ Laicism تو نہیں جو مذہب کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیتی ہے، لیکن کیا سیکولرزم کا اصول مسلمان ممالک کیلئے زیادہ مفید ہو سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چونکہ دور

وسطیٰ میں چرچ کو حکومت کے اوپر کافی دسترس حاصل تھی، اس لئے عیسائیت کو اپنی من مانی کرنے کا موقع ملا اور بالآخر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حکومت اور چرچ مکمل طور پر علیحدہ ہوگئے۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ میں قائم خلافت ایک روحانی قیادت ہے۔ احمدی دُنیا کے 200 سے زائد ممالک میں بس رہے ہیں۔ بعض افریقن ممالک میں اُن کی تعداد ملینز میں ہے، لیکن ہر جگہ اُن کے عقائد و اعمال میں ایک قسم کی یک رنگی پائی جاتی ہے۔ آپ نے کہا کہ پولیٹکل اسلام ناکام ہوگیا، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ پولیٹکل اسلام کیا ہوتا ہے؟ ہم صرف اسلام کو جانتے ہیں جو اپنی خوبصورت تعلیمات کے ساتھ زندگی کی ہر سطح پر حاوی ہے، چاہے وہ انفرادی یا گھریلو ہو، یا پھر بین الاقوامی سطح پر۔

دُنیا کی اکثر حکومتیں جمہوری نظام کے مطابق چنی جاتی ہیں، اور وہ جمہوریت کے اس مشہور منشور ''آف دِی پیوپل، بائی دِی پیوپل اَینڈ فار دِی پیوپل'' پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں، لیکن درحقیقت وہاں کوئی حقیقی جمہوریت نہیں ہے۔ مغرب بہت سے معاملات میں دوغلی پالیسی پر چلتا ہے۔ جدید دَور میں جہاں اُن کو اپنے مقاصد ہوتے ہیں، تو وہ مختلف اصول اختیار کر لیتے ہیں، اور ایک ہی شخص جس کے ہاتھ میں تمام امور سلطنت ہوتے ہیں، سالہا سال حکومت کی باگ ڈور تھما دیتے ہیں۔ ایک طرف وہی طاقت ایک حکومت کو ہتھیار اور عسکری مدد مہیا کر رہی ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف ملک میں امن کے لئے کوششیں کرتی نظر آتی اور رفاہی سامان تقسیم کر رہی ہوتی ہے۔ یہ ڈبل اسٹینڈرڈ ہیں۔ کسی ایک بھی مسلمان ملک میں ہتھیار بنانے کی انڈسٹری نہیں ہے، اور تمام ہتھیار عموماً مغربی ممالک میں ہی بنائے جاتے ہیں۔ اور تمام مسلمان ممالک اُنہیں سے ہتھیار خرید رہے ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک خبر کے مطابق سعودی عرب نے 87 بلین ڈالر کے ہتھیار امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے خریدے ہیں۔ جن ممالک میں پولیٹکل اسلام کے نام پر حکومت کی جارہی ہے، وہ کوئی پولیٹکل اسلام نہیں ہے بلکہ اُن حکومتوں اور سیاسی حکمرانوں نے اسلامی تعلیمات کو اپنے خطرناک عزائم کے ساتھ مدغم کر دیا ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب دو گروہ آپس میں برسرپیکار ہوجائیں تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم ان میں صلح کرواؤ، لیکن اگر اُن دونوں میں سے ایک گروہ بجائے امن کی کوششوں کو ماننے کے، لڑائی پر مصر ہو تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم سب اس کے خلاف متحد ہوکر لڑائی کرو اور اُسے صلح کرنے پر مجبور کردو۔ یہ وہ اسلامی طریق ہے جس کے ذریعہ دنیا میں امن و انصاف قائم ہوسکتا ہے جبکہ ان ممالک نے ان تمام اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

دوسری بات یہ کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اپنے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی میں انصاف سے کام لو۔ اس لحاظ سے ہر سیاسی لیڈر کا فرض بنتا ہے کہ وہ پوری ایمانداری اور انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے۔ اور ان فرائض کی ادائیگی اپنی سیاسی پارٹی کی خاطر نہ کرے بلکہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے، لیکن موجودہ حکومتوں نے ان تمام قیمتی اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس معاملہ میں صرف مسلمان ملکوں کو قصوروار قرار دینا درست نہیں، کیونکہ مغربی ممالک بھی انہیں کمزوریوں کا شکار ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ہی ایک حکومت مدینہ میں قائم ہوئی جس میں تمام انتظامی امور حسب صلاحیت برابری کے ساتھ یہودیوں، مسلمانوں اور دیگر اقوام کو دیئے گئے، نیز مسلمانوں کیلئے اسلامی طریق پر اور یہودیوں کیلئے اُن کے دین کے مطابق معاملات طے کئے گئے۔ آپ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمان حکومتیں اپنی غلط پالیسی کے باوجود درست ہیں کیونکہ مغرب بھی dictators کی تائید کر رہا ہے۔

☆ البانیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Ervin Xhepa نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کا تحفہ پیش کیا۔ جس کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت جواب دیا۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات، مہمان نوازی، تقاریر خطابات نہایت ہی اعلیٰ تھے۔ اور وہ ان سب سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں کہ کس طرح احمدی بے لوث طریق پر خدمات میں مصروف عمل رہے۔ انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بعد انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو دین کی خاطر وقف کردیں۔

☆ ایک اور دوست Adem Shahini نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پرخلوص مہمان نوازی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک practicing مسلمان ہیں اور گزشتہ تقریباً چھ ماہ سے ان کا جماعت سے تعارف ہوا ہے۔ گزشتہ کافی عرصہ سے وہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کی تصنیف لطیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ کتاب انوار و معارف سے پُر ہے اور انہوں نے اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کیا۔ جلسہ سالانہ میں معرفت و حکمت سے معطر حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات و نصائح نہایت ہی آسان فہم طریق پر سننے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ مختصر یہ کہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا، مجھے جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں کے دوران عملی طور پر دیکھنے کو ملا، حضور انور ایدہ اللہ کے پُرمعارف خطابات سن کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا حضور نے اپنا ہاتھ مشرق کی طرف بھی اور مغرب کی طرف بھی ترقی یافتہ ممالک کی طرف بھی اور ترقی پذیر ممالک کی طرف بھی بڑھایا ہوا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ آپ خدا تعالیٰ، اُس کے رسول اور اس کے کلام قرآن کریم کی راہ پر ہیں۔ یہاں آکر حقیقی اخوت اور بھائی چارہ کی عملی تصویر ملی۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس اسلام کو البانیا میں پھیلاؤں اور اس پر عمل کروں۔

البانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوئی بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بوسنیا سے آنے والے وفد کی
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بوسنین وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بوسنیا سے 43/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے آغاز میں وفد کے ممبران سے پوچھا کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو پہلی مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب سے استفسار فرمایا کہ انہیں جلسہ کیسا لگا؟

☆ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے 25 سال سے خدمت خلق کا موقع مل رہا ہے۔ لیکن اس طرح کا جلسہ اور ایسا نظام میں نے کہیں اور نہیں دیکھا۔ میں نے اس جلسہ میں کوئی لغو بات نہیں دیکھی۔ نیز موصوف نے کہا: حضور انور نے عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنی عبادات اور دعاؤں کے ذریعہ اسلام کو دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ حضور انور کی اس بات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

☆ پھر ایک اور دوست نے عرض کیا کہ میں نے بہت دیر انتظار کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع عطا فرمایا کہ میں اس جلسہ میں شامل ہوسکوں۔ اس دوست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔

☆ ایک دوست بائزو صاحب نے کہا کہ: میرا تعلق بوسنیا میں رومن کمیونٹی سے ہے۔ اس ملک میں لوگ ہماری عزت نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود جماعت ہمارے ساتھ محبت کا سلوک کرتی ہے۔ ہمیں مقامی لوگوں کی طرف سے کئی مسائل درپیش ہیں۔ لیکن اس کے باوجود خاکسار جماعت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ موصوف نے کہا: دراصل اس دور میں صرف جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہی ہے جو کہ دنیا کو امن کی طرف دعوت دے رہا ہے اور حقیقت میں یہی وہ طریق ہے جس پر چل کر حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگوں سے امن کا قیام ممکن نہیں۔ حقیقی امن صرف محبت سے ہی قائم ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ آج جنگوں سے امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

☆ پھر ایک اور دوست نے عرض کیا کہ مجھے یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ مجھے صرف اس بات کا دکھ ہے کہ میں عمر کے آخری حصہ میں یہاں آیا ہوں اور اس عمر میں آکر جماعت کی اس طرح خدمت نہیں کرسکتا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خدمت قبول کرنے والا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت کا اور موقع عطا کرے۔

☆ وفد میں شامل ایک دوست مصطفیٰ صاحب جن کی عمر 84 سال ہے اور صرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ موصوف نے بہت ہی جذباتی انداز میں کہا: مجھے افسوس ہے کہ مجھے جماعت کا پیغام عمر کے اس حصہ میں ملا ہے جب میں جماعت کی اس طرح خدمت نہیں کرسکتا جس طرح مجھے کرنی چاہئے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق جزا عطا فرما دیا کرتا ہے۔ انشاء اللہ آپ کو بھی جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

☆ ایک دوست ندیم صاحب نے عرض کیا: یہ میرا تیسرا جلسہ ہے۔ لیکن یہ جلسہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ جلسہ میرے دل میں اُتر گیا ہے۔ میں کام کی غرض سے جرمنی آیا تھا۔ یہاں آکر بیت السبوح میں نماز پڑھنے کے لئے جس ٹیکسی میں آرہا تھا وہ کسی احمدی دوست کی تھی۔ اس احمدی بھائی نے جس محبت اور پیار سے خاکسار کو گلے لگایا وہ محبت بے نظیر و بے مثال تھی۔ اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متبعین میں جو آپس میں محبت و پیار دیکھنا چاہتے تھے یہ اس کی ایک جھلک ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی معنوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ایک مہمان مایو صاحب نے کہا: حضور انور سے ملاقات کے دوران میں نے ایک عجیب کیفیت کا مشاہدہ کیا۔ میں سر جھکا کر بیٹھا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ میں رونا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے باوجود آنسو تھے کہ رکتے نہ تھے۔

☆ ایک مہمان خاتون Daffala صاحبہ نے کہا: جلسہ کے دوران جب حضور انور نماز کے لئے جا رہے تھے تو حضور انور کو پہلی مرتبہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حضور انور پر نظر پڑتے ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور ایک عجیب روحانی سرور طاری ہوگیا جسے میں بیان نہیں کرسکتی۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ یہ میرا تیسرا جلسہ سالانہ ہے اور محبت الٰہی پر جو تقریر ہوئی اس میں مقرر نے ایک جملہ پڑھا جو مجھے بہت پسند آیا۔ وہ فقرہ یہ تھا کہ جو خدا سے محبت کرتا ہے خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ جملہ میرے دل میں اسلئے اُتر گیا کیونکہ میں خدا سے محبت تو ہمیشہ کرتی تھی لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ خدا بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

☆ بوسنیا کے وفد میں شامل ایک دوست عادل مفالہ صاحب بھی تھے جن کا تعلق سوڈان سے ہے۔ لیکن گزشتہ 20 سال سے بوسنیا میں مقیم ہیں۔ موصوف پیشہ کے اعتبار سے ایک ماہر اور کامیاب ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ میں نے بحیثیت ایک ڈاکٹر کے گزشتہ 25 سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کی ہے لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم و ضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ موصوف نے کہا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے بہت متاثر ہوا ہوں، مثلاً حقیقی مسلمان کی ذمہ داری اور اعلائے کلمہ اسلام کیلئے جوش اور غلبہ اسلام کی مہم میں ایک مسلمان کا کیا کردار ہوسکتا ہے یہ ساری باتیں ایسی تھیں جو کہ اس دور کیلئے بے حد ضروری ہیں۔ موصوف نے کہا: اسلام کی بنیاد ہی اطاعت اور نظم و ضبط پر ہے اور وہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی ہے۔

☆ وفد میں شامل ایک دوست نوریہ صاحب نے جلسہ کے دوران بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس سے قبل جلسہ میں شامل نہیں ہوا تھا مگر جلسہ کے بارہ میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اب جلسہ میں شامل ہونے کے بعد دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔

☆ ایک دوست مکرم دانیال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا۔ ان روحانی مردوں میں خاکسار بھی ایک ہے جسے جلسہ میں شامل ہوکر از سرِ نو روحانی زندگی ملی۔ موصوف نے کہا: اگرچہ میں کئی سال سے جماعت میں شامل ہوں مگر اس جلسہ سے قبل میں نے اپنے دل میں وہ روحانی تپش محسوس نہ کی جو کرنی چاہئے تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ جو بہت ہی رحیم و کریم ہے اس نے محض اپنے فضل سے اس جلسہ کے ذریعہ خاکسار کو از سرِ نو روحانی زندگی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اس احساس کو آپ کے اندر قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بوسنین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

مالٹا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں مالٹا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ امسال مالٹا سے 13/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا جن میں سات عیسائی دوست بھی شامل تھے۔

☆ایک میڈیکل ڈاکٹر ''اِن نمدی'' صاحب جن کا تعلق نائجیریا سے ہے گزشتہ 30 سالوں سے مالٹا میں مقیم ہیں۔ اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے عرض کیا: میں نے کئی سال قبل اسلام کو سمجھنے کیلئے چھ ماہ کا کورس کیا تھا۔ اس کورس کے بعد یہ محسوس ہوا کہ اسلام ہی وہ جگہ ہے جہاں میں جا سکتا ہوں مگر بعض مسلمانوں کی غلط حرکات اس خوبصورت امیج کو داغ دار کر رہی ہیں اور پھر تشویش بھی ہوئی۔ مگر جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام مسلمان اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن و سلامتی کا گہوارا بن جائے اور ہر طرف محبت و بھائی چارہ کا بول بالا ہو۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتی ہے اور یہ نہیں کہتی کہ اللہ تعالیٰ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے اور اس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور زیادہ قریب کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے وحی کرتا تھا، بولتا تھا مگر آج نہیں بولتا وہ غلطی پر ہیں اور احمدیت حق ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ موصوف نے کہا میں اسلام کے بارہ میں سوالات کے جوابات کی تلاش میں جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آیا تھا۔ اس جلسہ میں شرکت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر مسلموں سے خطاب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔ موصوف نے کہا: جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے تمام مسلمانوں کو پڑھانی چاہیے۔ اسی طرح غیر مسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہیے۔ اب میں اپنے حلقہ احباب میں اور مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب تبلیغ کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے اور یہ اسلام امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر احمدیت کا پیغام اپنے ملک میں پھیلائیں گے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہا: آج کا دن ہمارے لئے بہت اہم اور خاص ہے۔ خلیفۃ المسیح یقیناً خدا کے پیارے وجود ہیں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا خدا سے ایک گہرا تعلق ہے۔ کہنے لگے کہ میں اپنا ہاتھ نہیں دھونا چاہتا کیونکہ اس ہاتھ سے میں نے حضور انور سے مصافحہ کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زیادہ دیر تک میں اس مصافحہ کا لطف اور برکت حاصل کر سکوں۔ اور زیادہ سے زیادہ دیر تک اس ماحول میں رہنا چاہتا ہوں۔ میرے دورے کا مقصد پورا ہو گیا۔ میں بہت خوش ہوں۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک عظیم نعمت اور امام سے نوازا ہے۔ کاش کہ مسلمان اور ساری دنیا آپ کی آواز پر لبیک کہنے والی بن جائے۔ آمین

☆ مالٹا سے جلسہ پر تین عیسائی خواتین بھی شامل ہوئی تھیں۔ پہلے دن انہوں نے اپنے مردوں کے ساتھ مردانہ ہال میں جلسہ دیکھا اور دوسرے دن وہ لجنہ مارکی میں گئیں اور پھر سارا دن وہیں گزارا اور مبلغ سلسلہ کو کہنے لگیں آج آپ نے جو ہمیں خواتین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کیا ہے تو ہمیں وہاں زیادہ مزا آیا ہے اور ہم وہاں پر زیادہ آسانی اور آرام محسوس کرتی رہیں۔ خواتین کے ساتھ رہ کر ہمیں زیادہ آزادی اور خود اعتمادی کا احساس ہوا۔ اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ کا باقی وقت بھی ہم خواتین کے ساتھ ہی گزاریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگیں: ہمیں بہت مزا آیا اور یہ لمحات ہمارے لئے بہت قیمتی تھے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ایک باپ اپنے بچوں سے مخاطب ہے۔ حضور والد کی طرح ہمارے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ بہت عظیم انسان ہیں آج کا دن بہت خاص ہے بہت ہی خاص۔

☆ ایک مہمان ایڈورڈ میلان صاحب کہنے لگے: ہم جلسہ کے ہر لمحہ سے فیضیاب ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے پروگرام ہوتے رہیں تا کہ دنیا کو اسلام کے اصل چہرہ سے متعارف کرایا جا سکے۔ حضور انور کے خطابات کے متعلق کہنے لگے کہ ہمیں حضور کے خطاب سن کر بہت مزہ آیا ہے۔ حضور کے خطاب بہت ہی دلچسپ، فکر انگیز، معلوماتی اور وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

☆ مالٹا کے وفد میں شامل ایک عیسائی مہمان سرجوستا گنو صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے جو روح اور جسم کا باہمی تعلق بیان فرمایا ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے حضور کی تقاریر ریکارڈ بھی کی ہیں تا کہ بعد میں بھی ان سے استفادہ کر سکوں۔ کہنے لگے کہ پہلے میرا اسلام سے متعلق تاثر منفی تھا تاہم اب میرے نظریات بالکل بدل چکے ہیں اور اب میرے دل میں اسلام کی بہت قدر اور عزت ہے۔

☆ پشاور (پاکستان) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں نے چار ماہ قبل بیعت کی ہے۔ میری عمر 30 سال ہے۔ میں احمدی دوستوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہاں ان کو دیکھ کر، ان کی تبلیغ سے شوق پیدا ہوا اور میں نے جماعتی لٹریچر کا بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ ملاؤں نے میرے ذہن کو زہریلا کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مطالعہ کرنے کے بعد میرا دل مطمئن ہو گیا اور میں نے بیعت کر لی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ملاؤں کے پیچھے چلنے کی بجائے عقل استعمال کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکمت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن حکمت سے کام لینا چاہیے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

قزاقستان سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں قزاقستان سے آنے والے وفد نے شرفِ ملاقات پایا۔ قزاقستان سے مذہب کے ایک معروف پروفیسر آرتی میو صاحب جلسہ پر آئے تھے۔ انہوں نے جلسہ کے تمام انتظامات کو انتہائی شاندار قرار دیا اور مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار کو سراہا۔ موصوف نے کہا: حضور انور کے خطابات خصوصاً لجنہ کی طرف ہونے والا خطاب وقت کی اہم ضرورت تھی۔ نیز موصوف ازراہِ مذاق کہنے لگے کہ شکر ہے میری اہلیہ میرے ساتھ نہیں اور انہوں نے اس خطاب کو نہیں سنا۔ موصوف نے کہا: جلسہ کی تقاریر کا معیار اچھا تھا۔ پسند آئیں، موصوف نے ملاقات کے دوران ایک تجویز تصویری نمائش کے حوالہ سے دی کہ اس نمائش میں سے منتخب تصاویر کو ایک کتابی شکل میں لایا جائے جو مختلف لوگوں کو پیش کی جا سکے۔ موصوف نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے ان کی تجویز کو پسند کیا۔ موصوف نے ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی تقریر کو خاص طور پر پسند کیا اور ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی خواہش بھی کی جو کہ پوری کر دی گئی۔ موصوف نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ رشیا کی کسی ریاست میں ایک سیمینار کا انعقاد ہونا چاہیے جس میں حکومتی اراکین، ایجنسیز کے لوگ، علما اور پریس اور میڈیا کے لوگ شامل ہوں اور وہاں احمدیت اور اسلام کی پر امن تعلیم کے حوالہ سے بتایا جائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ آرگنائز کریں اور پلیٹ فارم مہیا کریں۔ ہم آگے بتا دیں گے اور خرچ بھی ہم کر لیں گے۔ لیکن پہلے سارا جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک ایسے سیمینار کا انعقاد ممکن ہے۔ پروفیسر صاحب نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ جو غیر جانبدار محقق ہیں ان کے لٹریچر میں بھی جماعت کا ذکر آنا چاہیے۔ اس بارہ میں کوشش ہونی چاہیے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس تجویز کا بھی جائزہ لے کر بتائیں۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک رشین مصنف نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بارہ میں ایک کتاب لکھی تھی اس میں بھی جماعت کا ذکر کیا ہے۔

یہ ملاقات ایک بج کر 55 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اسٹونیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک اسٹونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ اسٹونیا سے چھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ: میں تیسری مرتبہ یہاں آیا ہوں۔ جلسہ کا انتظام ہر لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا۔ بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں پہلی مرتبہ جلسہ پر آیا ہوں۔ میڈیا ایجوکیشن کے شعبہ سے وابستہ ہوں۔ جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے ایسا مضبوط نظام پہلے کبھی کہیں نہیں دیکھا۔

☆ ایک فلسطینی خاتون نے عرض کیا کہ: میں پہلی مرتبہ جلسہ پر آئی ہوں میرا تعلق فلسطین سے ہے لیکن میں اسٹونیا میں مقیم ہوں اور وہاں میری شادی ہوئی ہے۔ میں عربی سے انگریزی میں تراجم کا کام کرتی ہوں۔ حضور انور کے استفسار فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے ابھی تک اسٹونین زبان نہیں سیکھی۔

☆ پاکستان سے آنے والے ایک احمدی طالب علم نے بتایا کہ میں ماسٹرز کرنے کیلئے اسٹونیا آیا ہوں۔ وہاں مجھے داخلہ ملا ہے اور میں پڑھائی کر رہا ہوں۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر جرمنی یا فن لینڈ میں داخلہ مل جائے تو وہاں تعلیم حاصل کروں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فن لینڈ میں زیادہ ضرورت ہے۔ وہاں داخلہ ملتا ہے تو وہاں پڑھائی کر لیں۔ وہاں سے پڑھائی مکمل کر کے کسی دوسرے ملک میں جا سکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپکو باقاعدہ کسی دوسرے ملک میں داخلہ نہیں مل جاتا آپنے آگے نہیں نکلنا اور اسٹونیا میں ہی قیام کر کے اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ ہم نے جلسہ سالانہ سے بہت لطف اُٹھایا ہے۔ حضور انور کی تمام تقاریر سنی ہیں۔ یہ تقاریر ہماری آنکھیں کھولنے والی تھیں۔

☆ایک مرد عورت کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے ایک مہمان کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مرد اور عورت دونوں کو ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ خاوند گھر کے اخراجات کا ذمہ دار ہے اور اسلامی تعلیم کے مطابق گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت کی ہے۔ اسلام عورت کو تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت کی دو لڑکیاں ہیں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرتی ہے وہ جنت میں جائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض خواتین کسی خاص پروفیشن میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ایسی خواتین اپنے پروفیشن میں جا سکتی ہیں اور ساتھ ساتھ گھر کا انتظام بھی manage کر سکتی ہیں۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ خدا سے پہلے کیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا سے پہلے کچھ نہ تھا۔ صرف خدا ہی تھا۔ آپ جس طرف سے جہاں بھی پہنچیں گی وہاں آخر پر خدا ہی ملے گا۔ جہاں کچھ بھی نہیں وہاں خدا ہی ہوگا۔ بِگ بینگ سے پہلے بھی خدا تعالیٰ تھا اور بلیک ہول کے بعد بھی خدا ہی ہوگا۔

☆ حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح علیہ السلام جو بن باپ پیدا ہوئے ہیں اس کی اور بھی کئی مثالیں تاریخ سے ملتی ہیں اور جماعتی لٹریچر میں موجود ہیں کہ بغیر مرد کے تعلق کے اولاد ہوئی ہے۔

اسٹونیا کے وفد کی ملاقات دو بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

رومانیہ سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

اسکے بعد ملک رومانیہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ رومانیہ سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ ایک نو مبائع فلوریان اوپریا مبارک صاحب ہیں جو ٹیکسٹائل انجینئر ہیں۔ موصوف نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ ہر انتظام بہت مکمل اور نپا تُلا اور بہترین ہے۔ کسی انتظام کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں کوئی کمی یا نقص ہے اتنے بڑے اجتماع کے لئے ایسا وسیع انتظام جو مکمل بھی ہو بے حد محنت اور جانفشانی اور سالوں کی پلاننگ اور تجربہ سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ مسکراتے ہوئے چھوٹے چھوٹے بچے پانی پلا کر ایسی خوشی میں جھوم جاتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی کوئی گمشدہ چیز کو حاصل کر لیا

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

ہے۔غرض ہر کارکن اپنی ڈیوٹی میں پورا مگن محو اور مہمانوں کی محبت میں سرشار ہے۔ میں نو احمدی ہوں۔ پہلی بار جلسہ میں آیا ہوں اور میں نے پہلا سبق ایئر پورٹ سے جلسہ کے اختتام تک یہی سیکھا ہے کہ عملاً خدمت، محبت اور خندہ پیشانی سے کرنی ہے۔موصوف نے جمعہ کے دن حضور انور کو دیکھا اور کہا کہ حضور کی شخصیت ایک کامل انسان کی آئینہ دار ہے۔ پھر سوالیہ انداز میں کہا کہ کیا انسان کامل ہوسکتا ہے؟ اور پھر خود ہی جواب دیا، ہاں خدا کے چنیدہ، اس کے پیارے، اس کے بھیجے ہوئے ہی کامل ہو سکتے ہیں اور خلیفۃ المسیح بھی اسی لئے کامل ہیں کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے اور اس کے پیارے ہیں۔ پھر رات کو کہنے لگے کہ زمین پر اس وقت حضور کا کوئی ثانی، کوئی نظیر نہیں ہے۔ میں نے کوشش کی کہ اپنے علم کے مطابق غور کروں کہ حضور جیسا اور کون شخص ہوسکتا ہے لیکن نہ تو جلسہ کے احمدیوں میں مجھے کوئی اور شخص حضور جیسا لگا اور نہ دنیا میں اس وقت کوئی اور حضور کا ثانی ہے۔آپ کے چہرہ پر ایک نور برستا ہے۔آپ جب نظر اُٹھا کر دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ کوئی قوت ہے اور جذب ہے جس نے ہمیں گرفت میں لے لیا ہے۔(یہ مشاہدہ تب کا ہے جب حضور انور خواتین کے اجلاس میں تشریف فرما تھے اور مردانہ مارکی میں سکرین پر حضور انور کی تصویر براہِ راست آرہی تھی۔

☆ مبارک فلوریان صاحب نے حضور انور کے اختتامی خطاب کے بعد کے جذبات کے حوالہ سے کہا کہ حضور ہزاروں لاکھوں احمدیوں کے دلوں میں حکومت کر رہے ہیں۔اسی لئے احمدی آپ سے محبت کرتے ہیں اور عشق اور پیار سے سرشار ہیں اور حضور کو تو جماعت سے اتنی محبت ہے ان کیلئے اتنا پیار ہے کہ میں نے دیکھا اختتامی خطاب کے بعد جب حضور کے خدام خوشی اور محبت کے گیت گا رہے تھے تو حضور انور کی آنکھیں احمدیوں کی محبت میں نم تھیں اور مسکرا کر بہت محبت سے سب کو دیکھ رہے تھے۔موصوف نو مبائع مبارک فلوریان صاحب بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے اور بہت خوش تھے۔ بیعت کے حوالہ سے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہنے لگے: بیعت کے وقت ایک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ایک خاص کیفیت کو میری دل نے محسوس کیا۔ بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔حضور انور کے خطاب کی اگر ٹرانسلیشن نہ بھی ہو پھر بھی حضور کی باتیں اور پیغام روحانی طور پر دل و دماغ میں ٹرانسمٹ ہو رہا ہوتا ہے۔ ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ انہوں نے بہت باتیں کرنے کو سوچ رکھی تھیں۔لیکن حضور کی خدمت میں پیش ہوکر وہ سب باتیں بھول کر رہ گئے تھے۔انہوں نے کہا کہ حضور کا رعب ایسا طاری ہوگیا تھا کہ میرا تمام پلان دھرے کا دھرا رہ گیا اور حضور انور نے جو دریافت فرمایا بس وہی بات میں کر سکا۔جلسہ کے حوالہ سے میں نے یہی کہا کہ یہ سارا جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔ایک خوبصورت خواب کی دنیا تھی۔

☆ رومانیہ سے آنے والے دوسرے مہمان ''دان دروتھا'' صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے سب کام ایک ہی رِدھم میں ہو رہے تھے۔ بہت بڑا انتظام ہے۔ ہر انتظام ایسے دائرہ میں بہت خوبی سے چل رہا تھا کہ ایک انتظام دوسرے انتظام سے ملا ہوا بھی ہے اور سب مل کر ایک ہی خدمت پر لگے ہیں۔لیکن ہم صرف اُسی حصہ کو دیکھ پاتے ہیں جس سے ہم کو واسطہ پڑ رہا ہے۔حضور کے غیر مسلم مہمانوں سے خطاب کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ خلیفہ کی سب باتیں جو اس تقریر میں کی ہیں بالکل صحیح ہیں۔آج احمدیت ہی اسلام کا امن کا پہلو اجاگر کر رہی ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ وہ 2014 میں بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ پھر تو آپ کو سب معاملات ویسے ہی لگے ہوں گے؟ موصوف نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کے حوالہ سے کچھ مثبت تبدیلیاں بھی دیکھی ہیں اور جلسہ کا انتظام پہلے کی نسبت اچھا تھا۔موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ انہوں نے Judaism میں ماسٹر کیا ہوا ہے۔لیکن وہ خود کسی بھی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں۔موصوف نے بتایا کہ وہ یہودی اخبار ''رومانیہ'' میں جرنلسٹ بھی ہیں اور سکول میں یہودیت کے بارہ میں پڑھاتے بھی ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ آپ خود مذہب کے ماننے والے نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود مذہب کے بارہ میں پڑھا رہے ہیں۔

یہ ملاقات دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

خطبہ نکاح اور حضور انور ایدہ اللہ کی نصائح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت فرمائی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دس نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔عزیزہ غاویہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب (امیر و مبلغ انچارج فجی) کا نکاح عزیزم بسالت احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔(اس نکاح میں ایک واقفِ زندگی کا حق مہر پانچ ہزار یورو رکھا گیا تھا۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھے بغیر حق مہر رکھا گیا ہے اس لئے زیادہ رکھا گیا ہے۔)

2۔عزیزہ شائستہ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم مشتاق احمد صاحب کا نکاح عزیزم عثمان احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد انور جاوید چیمہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔عزیزہ ماریہ ممتاز بنت مکرم ممتاز احمد صاحب کا نکاح عزیزم کامران احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔عزیزہ نائلہ فضل بنت مکرم چوہدری محمد فضل صاحب کا نکاح عزیزم عبدالواسع باسط (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم عبدالباسط صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔عزیزہ اثمارہ عامر افتخار بنت مکرم عامر افتخار صاحب کا نکاح عزیزم ذیشان احمد باجوہ نعیم (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔عزیزہ شازیہ شاد احمد (واقفہ نو) بنت مکرم صغیر احمد شاد صاحب کا نکاح عزیزم رانا سلمان احمد (واقف نو) ابن مکرم رانا طاہر احمد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔عزیزہ رابعہ احمد بنت مکرم عرفان احمد صاحب کا نکاح عزیزم یاسر احمد صاحب واقف نو ابن مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔عزیزہ کاشفہ فریال احمد واقف نو بنت مکرم مبشر ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم عدیل احمد طارق واقف نو ابن مکرم عبداللہ طارق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

9۔عزیزہ فائزہ سید بنت مکرم سید مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم ساحل منیر احمد (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم زاہد احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

10۔عزیزہ رابعہ نصرت بنت مکرم اظہر الحق صاحب کا نکاح عزیزم اوصاف احمد ارسلان (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم مظفر احمد مبشر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ نکاح جن کے میں نے اعلان کئے ہیں ان میں سے اکثریت جامعہ احمدیہ کے طالب علموں کی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی میدان عمل میں آنے والے ہیں۔اور اسی طرح باقی نکاح واقفین نو کے ہیں۔ایک واقف نو کو اور جامعہ احمدیہ کے طالب علم کو تو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے ہر معاملہ میں ایک نمونہ بننا ہے اور اس کی ابتدا گھروں سے ہوتی ہے۔ پس اپنے گھروں میں امن اور سکون جاری رکھنے کے لئے آپ لوگوں کو زیادہ بڑھ کر حوصلہ بھی دکھانا ہوگا۔اور اس میں کردار بھی ادا کرنا ہوگا۔ خاص طور پر وہ جو مربیان اور مبلغین بن رہے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ جماعت کی تربیت کا کام بھی آپ کے سپرد ہونا ہے۔اس لئے آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ کر ہیں کہ اپنے نمونے اپنے گھروں میں قائم کریں اور اسی طرح جو مربیان اور مبلغین کی بیویاں بن رہی ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے جب اپنے رشتوں کی منظوری ایسے لڑکوں سے دی جو مربی اور مبلغ ہیں تو یہ سوچ کر دی اور دینی چاہئے تھی کہ یہ دنیا دار نہیں ہیں۔ انہوں نے دین کے کام کرنے ہیں اور دوسروں سے زیادہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنا ہے۔ ان کو دنیا کے کسی بھی علاقہ میں بھیجا جا سکتا ہے۔کم سہولت یافتہ ملکوں میں بھیجا جا سکتا ہے۔تھوڑے سے الاؤنس میں گزارہ کرنا ہوگا اور اسی میں ان کی بیویوں کو بھی رہنا ہوگا۔ پس ہمیشہ ان کی بیویوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح مبلغ اور مربی نے قربانی کرنی ہے ان کی بیویوں نے بھی قربانیاں کرنی ہیں اور صرف گھروں کی حد تک قربانیاں نہیں کرنی بلکہ جو مربی اور مبلغ کا کام ہے اس میں بھی ہاتھ بٹانا ہے۔اور اس کے لئے بھی تبلیغ کے کام میں، تربیت کے کام میں اپنے وقت کا خیال نہیں رکھنا جہاں ضرورت پڑے، بعض نئی جماعتیں ہوتی ہیں ان میں عورتوں کی تربیت کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ وہاں جا کر ان کا ہاتھ بٹانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کرے کہ آج جو یہ رشتے قائم ہو رہے ہیں یہ ہمیشہ قائم رہنے والے بھی ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے بھی ہوں، ایک دوسرے سے تعاون کرنے والے بھی ہوں اور دونوں اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے بھی ہوں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں کی بھی تربیت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت فریقین کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے 76؍افراد پر مشتمل وفد کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی توفیق ملی۔ ان میں سے 46؍افراد بذریعہ بس 28 گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے آئے۔ 15؍افراد نے بذریعہ ہوائی جہاز اور 15؍افراد نے اپنی ذاتی گاڑیوں پر سفر کیا۔

☆ اس وفد میں 25؍احمدی احباب جبکہ باقی غیر از جماعت احباب شامل تھے۔ان میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔جن میں ڈاکٹرز، بزنس مین، فوج کے اعلیٰ ریٹائرڈ افسران، ٹیچرز اور دیگر شعبہ جات کے لوگ تھے۔وفد کے ہر شخص نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کے تمام انتظامات کی تعریف کی۔

☆ وفد میں شامل ایک مہمان خاتون میگڈا صاحبہ نے کہا: یورپ کے ممالک میں بے شمار غیر ملکی مہاجرین آرہے ہیں اور مقامی لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو رہنمائی فرمائی ہے وہ دلوں کو سکون عطا کرنے والی اور تمام بے چینیوں کا حل ہے۔ نیز حضور انور نے جو عورتوں اور مردوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے میں ان سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں۔

☆ ایک اور مہمان خاتون مرجان صاحبہ نے کہا: میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ان ایام میں جلسہ کے روحانی ماحول اور خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اس قدر متاثر ہوئی ہوں کہ اسلام احمدیت قبول کرتی ہوں۔موصوفہ بیعت کے دوران بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئیں۔

☆ ایک مہمان خاتون پالی صاحبہ نے کہا کہ: جلسہ میں شامل ہوکر انسان حقیقی محبت پاتا ہے۔

☆ ایک مہمان ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ: انتظامات بہت خوبصورت تھے۔سب لوگ محبتیں ہی محبتیں بکھیرتے نظر آتے تھے۔اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والوں اور ان کی فیملیز کو فضلوں سے نوازے۔

☆ ایک خاتون سلوانا صاحبہ نے کہا کہ: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔اتنے لوگوں کو اکٹھے دیکھ کر اور ایک آواز پر اٹھتے بیٹھتے دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا۔ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دیکھا ہے۔

☆ ایک مہمان رستویانوف صاحب کہتے ہیں: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور میں نے تمام تقاریر سے کچھ نہ کچھ نیا سیکھا ہے۔خاص طور پر خلیفہ وقت کی عورتوں کی طرف تقریر نے بہت متاثر کیا اور خلیفہ نے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش فرمائی۔آج اسکی بہت ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان جوزف صاحب نے کہا: مہمانوں کا

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اتنا عزت واحترام کسی اور معاشرے میں نہیں دیکھا۔ خلیفہ وقت خود مہمانوں سے ان کا حال اور قیام وطعام کے بارہ میں پوچھتے ہیں۔

☆ ایک عیسائی خاتون مازیئے صاحبہ نے کہا: اسلام کے خلاف اس وقت دنیا میں جو ماحول پیدا ہوگیا ہے اس کے مقابل خلیفۃ المسیح کی کوششوں سے دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر امن کی تصویر کی شکل میں اُبھرتی ہے جس سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف نفرت کم ہوتی ہے۔

☆ ایک مہمان ڈائریکٹر مانیکا توف صاحب نے کہا: تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ آخری دن جب ایک ہی آواز پر اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا تو مجھے یہ احساس ہوتا تھا کہ ہم بہت محفوظ ہیں۔

☆ ایک عیسائی ڈاکٹر کراسیمرا صاحبہ نے کہا: حضور کی دنیا کی مشکلات کی رہنمائی تمام دنیا تک پہنچنی چاہیئے تاکہ دنیا میں امن قائم ہو۔ قرآن کریم کے جو حصے سنے ان سے میرے دل کو سکون ملا ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات اچھے تھے۔ حضور انور نے جنگ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ جنگ کے خطرات سر پر ہیں۔ ہم اس سے ڈر رہے ہیں۔ حضور انور ہمارے سکون کے لئے کچھ بیان فرمادیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان تباہیوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس خدا سے پیار کریں۔ خدا سے اپنا معاملہ ٹھیک رکھیں۔ پھر سب ٹھیک ہوگا۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ کی تاریخ بیان فرمائی کہ جماعت میں جلسہ سالانہ کب شروع ہوا تھا یہ ہمیں بہت اچھا لگا۔

☆ بلغاریہ کے ایک طالبعلم عبداللہ صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی اور کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر کے مربی بنے ہیں ان کے والد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کا شکرگزار ہوں کہ حضور نے میرے بیٹے سے بہت محبت کا سلوک فرمایا۔ وہ اس سال مربی بن گیا ہے۔ اس پر حضور انور نے عزیزم عبداللہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب وہاں بلغاریہ جاکر اپنی اعلیٰ مثال قائم کرنی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ والد کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی غلطی پر نظر رکھیں اور ان کی اصلاح کریں۔ ترقی کرنے والی قومیں ہمیشہ اپنی غلطیوں پر نظر رکھتی ہیں۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان ہوں یا احمدی ہوں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور انسانوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمارا مقصد تعداد بڑھانا نہیں بلکہ وہ نیک لوگ پیدا کرنا ہے جو یہ دونوں حقوق یعنی خدا کا حق اور بندوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور دنیا میں یہ نیک کام کرنے والوں کی اکثریت ہوجائے۔ جب ہم یہ اچھی چیز دنیا کو دیں گے تو دنیا خود بخود ہماری جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرے گی کہ یہاں ہی اچھی چیز ملتی ہے۔ پس ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم نے بنی نوع انسانوں کو خدا سے ملانا ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کا جو بھی حکم ہے آج دنیا اس کے خلاف کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ چاہے وہ پردہ کا معاملہ ہو یا کوئی اور مسئلہ ہو۔ مسجد کا مینارہ بنانے سے بھی روکتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے ضرور عورتوں سے ہاتھ ملانا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ عورت اور مرد اکٹھے رہیں اور پردے کا کوئی لحاظ نہ ہو۔ لیکن ان سب باتوں اور روکوں کے باوجود آپ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ یورپ میں رہتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور ان سب روکوں کے باوجود یورپ میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ اس سال بھی نصف ملین سے زائد لوگ احمدی ہوئے ہیں۔

اسی طرح دنیا میں جماعت پھیلے گی۔ خواہ مخالفت ہوتی ہے۔ اس کے باوجود پھیلے گی اور ہر جگہ جماعت کا یہی نظام قائم ہوگا۔ ہمیں کوئی نااُمیدی نہیں ہے۔ اس پر سوال کرنے والے مہمان نے عرض کیا کہ بلغاریہ میں تو عورتوں کو حقوق نہیں دیئے جاتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اسی لیے کہتا ہوں کہ بلغاریہ کو احمدی کرلیں۔ عورتوں کو حقوق مل جائیں گے۔

بلغارین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

میسوڈونیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق میسیڈونیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں میسیڈونیا سے 56؍افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ اس وفد میں 15؍عیسائی، 20 غیر احمدی مسلمان اور 21 احمدی احباب شامل تھے۔ انہوں نے بس کے ذریعہ دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کیا اور 32 گھنٹوں کے سفر کے بعد جرمنی پہنچے تھے۔

☆ ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ میں سات سال سے احمدی ہوں اور اب جرمنی میں مقیم ہوں۔ حضور انور کو دیکھنے کی تمنا لئے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے جلسہ بہت پسند آیا۔ حضور انور کا دیدار نصیب ہوا۔ میرا جلسہ پر آنے کا مقصد پورا ہوگیا۔

☆ ایک اور احمدی دوست نے عرض کیا: میں میسڈونیا سے آیا ہوں۔ اپنی جماعت کی طرف سے جرمنی کی جماعت کو مبارک باد دیتا ہوں۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم سب یہاں اکٹھے ہوتے رہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میسیڈونیا میں کیوں نہ اکٹھے ہوں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا انشاء اللہ العزیز۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ عموماً یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ آخری نجات دہندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو پھر اگر عیسیٰ نے آنا ہے تو کس طرح آنا ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح و مہدی کے بارہ میں فرمایا تھا کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی جو آنے والا مسیح و مہدی ہے وہ آپ کی امت میں سے ہوگا۔ آپ کے ماننے والوں میں سے ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کام کو آگے بڑھائے گا۔ چونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہے اس لئے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہیں ٹوٹتی ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

☆ ایک عیسائی دوست ''ٹونی آیئے تیوسکی'' نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میرا تعلق صحافت سے ہے۔ میں قبل ازیں جلسہ سالانہ جرمنی اور یوکے میں شامل ہو چکا ہوں۔ پچھلے سال جب پہلی بار میں جلسہ میں شامل ہوا تو بہت متاثر ہوا تھا کہ اتنی تعداد میں لوگ ایک بڑے اجتماع میں شامل ہیں اور سب انتظامات احسن طریق پر ہیں۔ سب لوگ ڈسپلن کے ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کا احترام کر رہے تھے۔ پہلے میں یہ سمجھا کہ یہ سب کچھ بائی چانس ہے یا حقیقت میں سب کچھ اچھا ہو رہا ہے۔ مجھے لگا جیسے یہ کوئی خواب ہے۔ یہ جلسہ انسانوں کا عظیم اجتماع ہے۔ جب میں اگست میں انگلینڈ کے جلسہ میں شامل ہوا تھا اب دوبارہ جرمنی میں ہوں تو مجھے یقین ہوا کہ جلسہ کے انتظامات پرفیکٹ ہیں۔ میری عمر 52 سال ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس طرح منظم اجتماع نہیں دیکھا۔ جلسہ کے انتظامات میں میں نے کوئی کمی نہیں دیکھی نہ انگلینڈ میں نہ یہاں۔ میں آخر میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ کل مجھے بہت حیرانگی ہوئی جب ہم نے خلیفہ سے ملاقات کی مجھے ان سے دوسری بار سوال کرنے کا موقع ملا جس کا جواب انہوں نے بڑے اچھے رنگ میں دیا۔ وفد کی ملاقات کے بعد انہوں نے مجھ سے بات بھی کی اور انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ وہ روزانہ ہزاروں افراد سے ملتے ہیں۔ مجھے ان سے گرمجوشی ملی اور مجھے محسوس ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی روک نہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایسے وجود ہیں جو ہر ایک سے محبت سے ملتے ہیں۔ کوئی فرق نہیں کرتے کہ کون کہاں سے آیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ان کو عمر دے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔

☆ ایک عیسائی مہمان ''مونے یووانوو'' نے کہا: جلسہ میں شامل ہوکر اسلام کے بارہ میں میرے کئی شبہات دور ہو رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا یقین ہوا ہے کہ احمدیت ایک بڑی منظم اور مضبوط جماعت ہے۔ امسال میں نے اپنی توجہ خصوصاً حضور کے خطابات کی طرف رکھی۔ آپ کی تمام تقاریر بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے تھیں۔ تمام لوگ آپ کے مخاطب تھے اور یہی تاثر میں نے حضور کی ملاقات کے موقع پر لیا انہوں نے صبر کے ساتھ ہم سب کی باتیں سنیں۔ ہم سب کے پاس جماعت کے بارہ میں جو سوالات تھے ہم نے ان سے پوچھے۔ انکے جوابات بہت واضح تھے۔ انہوں نے تفصیل سے جوابات دیئے۔ انکے جوابات نے ہر اس شخص پر اثر کیا جو دل رکھتا تھا۔ ایک اتنا بڑا لیڈر اور اس تک لوگوں کی اتنی آسان رسائی ہے۔ میرا یقین ہے کہ جو لوگ وہاں موجود تھے ان پر حضور کی باتوں کا اثر ہوا اور مستقبل میں وہ حضور کے الفاظ قبول کرلیں گے اور حضور ہم سے جو چاہتے ہیں وہ بننے کی کوشش کریں گے۔

☆ ایک احمدی دوست نے عرض کیا: میسڈونیا میں بیس سال سے جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا۔ گزشتہ چودہ سال سے جماعت مضبوط ہے۔ ہم کرایہ کی جگہ پر ہیں اور وہ بھی کافی پرانی اور بوسیدہ عمارت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جگہ دیکھیں اور اگر وہاں مسجد بن سکتی ہے تو مسجد بنائیں۔

☆ ایک دوسری جماعت سے تعلق رکھنے والے احمدی دوست نے عرض کیا کہ: ہماری جماعت میں بھی جماعتی سینٹر کی ضرورت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: دونوں جماعتیں کوشش کرلیں دیکھ لیں کون جیتتا ہے۔ جہاں پہلے جگہ مل گئی وہاں پہلے سینٹر بن جائے گا۔

☆ ایک غیر احمدی دوست نے عرض کیا کہ: سِیریا کے جو مہاجرین میسیڈونیا سے گزر کر جا رہے ہیں جماعت نے ہیومنٹی فرسٹ کے ذریعہ ان مہاجرین کی نو ماہ خدمت کی ہے۔ یہاں سے تقریباً آٹھ لاکھ سے زائد مہاجرین گزرے ہیں۔ ہم نے یونان اور میسیڈونیا کے بارڈر پر ان کی خدمت کی ہے جس پر مختلف تنظیموں نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔

☆ ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ: آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ میں لائن میں ساتویں نمبر پر تھا۔ ابھی تک حضور کی قربت کی حرارت محسوس کرتا ہوں۔ میں حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں، میں گزشتہ سال سے دل سے احمدی تھا لیکن باقاعدہ بیعت نہیں کی ہوئی تھی اور آج باقاعدہ بیعت کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سب کو مصافحہ کا موقع ملے گا۔

☆ ایک غیر احمدی مسلمان صحافی ''صبینا درسیموو'' نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ کے انتظامات سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جب میں نے جلسہ میں شامل ہونے کی حامی بھری تو میرا اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کا جلسہ ہوگا اور اتنا کامیاب ہوگا۔ جلسہ کے دوران بہت سی باتیں ہیں جنہوں نے مجھ پر بہت مثبت اثر چھوڑا۔ زندگی میں پہلی بار میں نے دیکھا کہ ایک جگہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ موجود ہیں۔ سب تہذیب یافتہ ہیں کسی کے چہرے پر غصہ یا نفرت کے آثار نہیں تھے کہ دوسروں کو کمتر سمجھیں۔ تمام لوگوں کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ جہاں تک حضور کا وجود ہے وہ ہمیں ایسا لگا کہ گویا ان میں اللہ نے کوئی ان دیکھی طاقت ڈال دی ہے۔ اور یہ بات تمام لوگوں کو بھی حضور میں نظر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ان کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ اور اس بات کو میں نے بھی محسوس کیا۔ خلیفہ کی تقاریر بہت پرفیکٹ تھیں بہت طاقتور تھیں جو سب پر اثر ڈال رہی تھیں۔ ان کی تقاریر لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی تھیں۔ میں صفائی کے معیار سے بھی حیران ہوا تھا۔ ٹائلیٹ ہر وقت صاف تھیں جبکہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے۔ اس بات نے ایک خاص اثر مجھ پر چھوڑا تھا۔ میرے ساتھ ایک دوست بھی آئے ہیں جو عیسائی ہیں۔ اب جب کہ میں اپنے تاثرات قلمبند کر رہا ہوں میرا وہ ساتھی اسلام کے بارہ میں کتب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اسی طرح وہ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی پڑھ رہا ہے اور میسیڈونیا کی جماعت نے جلسہ پر جو نظم پڑھی تھی وہ سن رہا ہے۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ کا مقابلہ عیسائیوں کے ساتھ مشکل ہے یا دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مشکل ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے۔ یہ اسلام کا پیغام ہے۔ جب لوگوں کے سامنے اسلام کی حقیقی اور پرامن تعلیم پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ ہم نے نہ یورپ کو فتح کرنا ہے اور نہ امریکہ اور نہ کسی اور ملک کو۔ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ لوگ خدا کو پہچاننے والے بن جائیں۔ یورپ میں مادہ پرستی زیادہ ہے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
. . . . a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
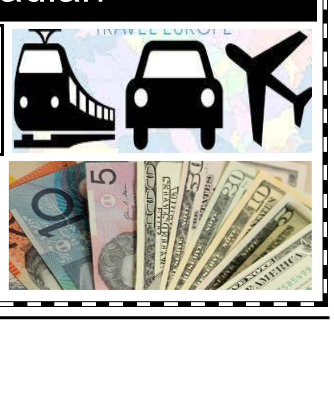
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

آجکل ایشو یہ ہے کہ مسلمان انتہا پسند ہیں ۔ ان کو ہمارے ملک میں نہیں آنا چاہئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یورپین ممالک میں تبلیغی سٹال وغیرہ لگاتے ہیں جہاں بعض لوگ آکر گالیاں بھی دیتے ہیں۔ برا بھلا کہتے ہیں اس پر ہم انہیں صرف یہی کہتے ہیں کہ ہماری تعلیم پڑھو اور ہمارا لٹریچر پڑھو۔ اس پر ان کا رویہ تبدیل ہو جاتا ہے۔

☆ایک غیر احمدی مسلمان ''ملیحہ کن بچ'' نے کہا: اس جلسہ نے مجھ پر بہت مثبت اثر چھوڑا ہے جنہوں نے میری روح کو سکون پہنچایا ہے۔ میں مختلف سیمیناروں میں شامل ہوتی رہی ہوں لیکن اس طرح کا اجتماع پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اجتماع کا اہتمام بہت عظیم الشان تھا۔ ہمارے ٹھہرنے کی جگہ بہت صاف تھی۔ دنیا کے کناروں سے اتنی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ سب پر امن تہذیب یافتہ لوگ تھے۔ امن ہی امن تھا۔ مسکراتے چہرے جو ہر وقت مدد کے لئے تیار تھے۔ سب کچھ اچھا تھا۔ ایک بات جو اہم نہیں وہ کھانا تھا جس کی ہمیں عادت نہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ اپنے تاثرات کو صحیح طرح بیان کرسکوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

☆ ایک غیر احمدی مسلمان مہمان محمد کن بچ صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میں مقدونیہ کے گروپ میں شامل تھا۔ میں سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ اتنی تعداد میں غیر ملکی لوگ آئے تھے۔ تعداد بہت زیادہ تھی۔ ہمارے میزبانوں کی کوشش تھی کہ ہم ایسا محسوس کریں جیسا گھر پر ہوں۔ جب بھی کسی سے مدد کے لئے کہا گیا اس نے ہماری مدد کی۔ زندگی میں پہلی بار پاکستانی لوگوں کو دیکھا۔ خصوصاً مجھے اس بات کا اعزاز حاصل ہوا کہ خلیفۃ المسیح کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں جس کو قبل ازیں ٹی وی پر دیکھا تھا اور یہاں سب کچھ اس بات کا عملی اظہار تھا کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

☆ میسیڈونیا سے آنے والے ایک احمدی دوست ''حالیتی ناصر صاحب'' نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ میں جلسہ سالانہ 2016 میں شامل ہوا اور ہم نے حضور انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تمام دعائیں قبول فرمائے۔ میں اپنے آپ کو اپنے بہت سارے بھائیوں کے درمیان پا کر ایسا محسوس کرتا رہا ہوں گویا ان ایام میں جنت میں رہ رہا ہوں۔ سب کچھ بہت اچھا تھا۔ ہمارے لئے سب سے بڑے اعزاز کی بات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت تھی۔ اللہ حضور کی حفاظت فرمائے۔

☆ وفد میں شامل ایک غیر احمدی مسلمان مہمان خاتون ''سیودیا ابراہیمو اصاحبہ'' نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ میں آپ کی تنظیم ڈسپلن سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں نے لوگوں کو بہت خوشگوار ماحول میں پایا۔ میرے لئے سب سے دلچسپ بات یہ لگی کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کاموں میں شامل تھے اور جماعت کی مدد کر رہے تھے۔

☆ اسی طرح ایک اور غیر احمدی مسلمان مہمان ''اوسَین کُن بچ'' صاحب نے بیان کیا: میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ میں آپ کی تنظیم اور نظام سے بہت متاثر ہوا ہوں اور مطمئن ہوں۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے نظام سے اتنی بڑی تعداد میں لوگ اور پھر ڈسپلن، محبت، مہمان نوازی سب کچھ بہت عظیم تھا۔ خلیفہ کی طرف سے بہت علمی خیالات کا اظہار کیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ اگلے سال دوبارہ بھی آؤں گا۔

میسیڈونین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بج کر 25 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں ملک ہنگری سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی امسال ہنگری سے 17/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان 17/افراد میں سے 6 مہمان تھے اور 11/احمدی احباب تھے۔

☆وفد میں ایک مہمان خاتون Mrs Agekjan Ajasztan صاحبہ بھی شامل تھیں۔ ان کا اصل وطن آرمینیا ہے۔ لمبا عرصہ سے ہنگری میں مقیم ہیں۔ انہوں نے اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ کے بابرکت پروگرام میں شرکت کی۔ موصوفہ ہنگری میں Cabinet of the Armenian Minority کی ترجمان ہیں۔ اپنے شہر کے علاوہ ملکی سیاسی قیادت سے بھی جان پہچان ہے۔ موصوفہ نے بتایا: میں اپنے گروپ کی پہلی ممبر ہوں جو جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ مجھے جلسہ کا انتظام ہر لحاظ سے اچھا لگا۔ ہر کام منظم طریق پر جاری تھا۔ آپ انسانیت کی مدد کرتے ہیں اور انسانیت کی مدد کے لئے مختلف کام کرتے ہیں۔ موصوفہ نے جلسہ میں زیادہ وقت اپنے خاوند کے ساتھ مردانہ جلسہ گاہ میں گزارا۔ ایک شام جلسہ کے اختتام پر خود ہی کہنے لگیں کہ اتنے ہزاروں مردوں کے درمیان بلاخوف پھر رہی ہوں۔ مجھے لگا کہ صرف تم اور برادرم عبدالستار (احمدی دوست جن کے توسط سے رابطہ ہوا) ہی مہذب اور شائستہ ہو۔ نہیں یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم وضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مہذب اور عورتوں سے نامناسب سلوک کرنے والے ہیں، کو یہاں آکر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔ میں ایک غیر عورت، غیر مذہب سے تعلق رکھنے والی کو چھوٹے بچوں نے پوچھا نہیں کہ کون ہو کہاں سے تعلق ہے۔ آکر پیار سے پانی آگے کر دیا۔ جب پی لیا تو استعمال شدہ گلاسوں کو لینے کے لئے پیچھے دوسرا آ گیا۔ بڑے بھی اور بچے بھی سلیقہ شعار اور محبتوں کے سفیر ہیں۔ جب حضور انور نے مہمانوں کی حاضری بتائی تو کہنے لگی کہ عیسائیوں کو تو اس سے دس گنا تعداد میں شامل ہونا چاہئے اور سیکھنا چاہئے کہ کس طرح مہذب معاشرے میں ایک دوسرے کے ساتھ باہمی احترام کے ساتھ رہا جاتا ہے۔ موصوفہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد بہت خوش تھیں۔ کہنے لگیں کہ اتنا بڑا آدمی اتنے پیارے دھیمے لہجے میں سنوار سنوار کر سمجھا کر بات کرتا ہے جو میرے لئے ناقابل یقین ہے۔ کسی کو لیڈری مل جائے تو وہ عوام سے ملنا ہی گوارا نہیں کرتا۔ اگر مل بھی لے تو بات کرنے کے لہجہ سے پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ ہم تم سے بڑے ہیں۔ لیکن آپ کے خلیفہ بہت پیار سے دل موہ لینے والے طریق پر بات کرتے ہیں جو کسی بھی دنیاوی لیڈر میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

ایک مہمان Mr Vaganjan Vagan صاحب نے عرض کیا: احمدی قوم کا جو آپس میں تعلق ہے وہ بے مثال ہے۔ مختلف رنگوں، زبانوں کے لوگ، بڑے چھوٹے سب ایک فیملی کی طرح کسی خاص طاقت سے آپس میں مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہر بندہ ایک دوسرے سے خاموشی سے تعاون کر رہا ہے۔ اور سب کو اپنا کام پتا ہے۔ یہ عجیب نظام ہے۔ میرے لئے زندگی کا حیرت انگیز تجربہ ہے۔ کوئی کسی کو کام نہیں بتا رہا مگر سب ایک لڑی میں کوئی مشن مکمل کر رہے ہیں۔ آپ پہلے ہمارے دوست تھے مگر اب ہماری فیملی کا حصہ ہیں۔

☆ایک مہمان Mr Szecsi Josef صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ موصوف مذہبی سکالر ہیں اور لمبے عرصہ سے بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ موصوف جلسہ میں شمولیت کے بعد بے حد شکر گزار تھے۔ کہنے لگے: جس فورم پر بھی مجھے بات کرنے کا موقع ملا آپ لوگ میرے سامنے ہوں گے اور آپ لوگوں کا ذکر خیر ضرور ہوگا کہ ایسے مسلمان بھی ہیں جو غیروں کی خدمت کر کے خوش ہوتے ہیں۔

☆ ایک فلسطینی دوست بھی ہنگری کے وفد میں شامل تھے۔ موصوف نے جلسہ کے شروع میں اپنی علیحدہ نماز پڑھی لیکن بعد میں ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرنے لگ گئے۔ ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو اس جلسہ میں کوئی غیر اسلامی چیز نظر آئی ہے۔ تو موصوف کہنے لگے کہ میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ ہنگری کے مبلغ بتاتے ہیں کہ جلسہ سے قبل موصوف سے مذہبی موضوعات پر کافی گفتگو ہوئی تھی۔ اب جلسے کے بعد ان کے پاس کوئی سوال نہیں رہا اور کافی حد تک بدل چکے ہیں۔

☆ ہنگری کے وفد میں ایک عیسائی دوست نے ملاقات کے دوران اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلی مرتبہ جلسہ پر آیا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے ہر طرف امن اور محبت اور پیار ہی دیکھا ہے۔ کمیونزم ختم ہونے کے بعد جب مذہبی آزادی ہوئی ہے تو ہم نے مختلف مذاہب سے بات چیت شروع کی ہے اور ان کے ساتھ مل کر پروگرام کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے اسی سے امن رواداری اور بھائی چارہ کو فروغ ملے گا۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات سات بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

کوسووو سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک کوسووو سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ امسال کوسووو سے 12/افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان میں سے 7/احباب احمدی اور پانچ غیر از جماعت تھے۔

☆ اس وفد میں شامل ایک مہمان besmir yvejsi صاحب نے ملاقات کے دوران سوال کیا کہ حضور کی شخصیت میں اتنا سکون اور اطمینان کیسے آیا ہے؟ آپ ہمیشہ تازہ دم کیسے رہ سکتے ہیں؟ کیا آپ کو کبھی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں میری ذات کا کوئی کمال نہیں میں بھی انسان ہوں اور تھک جاتا ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اسی کے کام ہیں اور وہی کرواتا ہے۔

☆ اس وفد میں شامل ایک مہمان bajram spahiu صاحب نے ملاقات کے دوران عرض کیا: میں نے بہت سے لوگوں سے جلسہ کے بارہ میں سنا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں اب خود شامل ہو کر ان سب باتوں کا عینی شاہد ہوں۔ میں نے یہاں نظم وضبط اور حسن اخلاق اور جماعت کا ایک مضبوط نظام دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا کہ جماعتی قوت کا راز کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی پیشگوئی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوگا۔ اور ایک ایسی جماعت آئے گی۔ چنانچہ یہ خدا کی بنائی ہوئی جماعت ہے۔ موصوف نے کہا کہ جلسہ ماشاء اللہ بہت عمدگی کے ساتھ منظم کیا گیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ پر آنے والی اکثریت خدا تعالیٰ کی خاطر جمع ہوتی ہے۔ ان میں سے آپ بمشکل چند لوگوں میں بناوٹ دیکھیں گے لیکن جماعت کی خوبصورتی یہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ خواہ امریکہ ہو، کینیڈا ہو یا افریقہ سب جگہ ایک ہی نظام ہے۔ مثال کے طور پر 2008ء میں گھانا کے جلسہ سالانہ میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے شمولیت کی تھی اور وہاں بھی یہی خوبصورتی نظر آتی تھی۔ ہمارے پاس کوئی دنیاوی وسائل نہیں۔ لیکن اللہ جو وعدہ کرتا ہے وہ خود پورا کرتا ہے۔ اللہ کا دلوں پر قبضہ ہے۔

☆ ایک مہمان jeton bajra صاحب نے عرض کیا کہ میں تین سال سے احمدی ہوں اور حضور انور سے پہلی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ موصوف احمدیہ مشن prishtine میں ہاؤس ماسٹر ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسجد میں پانچ وقت نماز کے لئے اذان ہونی چاہئے قطع نظر اس کے کہ کوئی نماز پر آتا ہے یا نہیں؟

☆ ایک دوست مسٹر رفات مورینا صاحب نے اپنا اپارٹمنٹ جماعت کو مشن ہاؤس کیلئے کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے استفسار فرمایا کہ آپ کو جماعتی سنٹر کی وجہ سے کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟ کیونکہ آپ ہمارے ہمسائے ہیں اور ہمسائے کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے ہم اسکا خیال بھی زیادہ رکھتے ہیں۔

☆ میسیڈونیا کی جماعت پیجا کے معلم shkelqim bytyci صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ نماز سنٹر میں کتنی نمازیں ہوتی ہیں اور کتنے نمازی نماز پر آتے ہیں؟ اس پر معلم صاحب نے بتایا کہ احمدی احباب کی اکثریت دور گاؤں میں رہتی ہے اس لئے حاضری تھوڑی ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو وہاں خود جانا چاہئے اور ان سے ملتے رہنا چاہئے۔

☆ ایک مہمان Mr bleart zeqiraj صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے جلسہ سالانہ میں یگانگت دیکھی ہے۔ جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہوتے دیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ واقعی ایک جسم کی مانند ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ خود بھی اس جسم کا حصہ ہیں؟ اس پر

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

انہوں نے بہت اخلاص اور جذبات سے پرآواز میں اثبات میں جواب دیا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں قرآنی دعا رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

☆ کوسووو سے آنے والے ایک معلم صاحب البان ذکی راج صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا انہوں نے جلسہ سے کچھ سیکھا ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا: جلسہ کے روحانی ماحول میں شامل ہوکر روحانیت ازسرنو تازہ دم ہوجاتی ہے۔ گویا بیٹریاں پوری طرح سے چارج ہوجاتی ہیں۔ جلسہ سالانہ ہماری زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

☆ ایک دوست نے سوال کیا کہ قبلہ رُخ نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی نہ کسی رُخ تو نماز پڑھنی ہے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا قبلہ خانہ کعبہ ہونا چاہئے۔ اس کی طرف توجہ کرو۔ یہ خدا کا پہلا گھر ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے حکم سے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور کرکے دکھایا۔

☆ ایک مہمان ڈیوڈ برنیڈک جو کہ ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جو محبت اور امن کا ماحول جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے دوران ملتا ہے اس کا سہرا جماعت کے سربراہ خلیفۃ المسیح کو جاتا ہے جو دنیا بھر میں امن اور محبت کا پرچار کرتے ہیں۔ دنیا جن خطرات سے اس وقت دوچار ہے اس کا حل یہی ہے کہ سربراہ جماعت احمدیہ کی نصائح کا اور مشوروں کا سنجیدگی کے ساتھ تجزیہ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی دنیا کے مسائل حل ہوں گے۔

☆ ایک مہمان اِیوان صاحب نے کہا کہ: خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں دنیا کو بچانے اور امن کے قیام کیلئے جو توجہ دلائی ہے وہ قابلِ تحسین ہے اور دنیا کے مسائل کا حل انہی امور سے ہوگا جو خلیفۃ المسیح نے بیان کئے ہیں۔ اس کے مطابق اگر آج کی دنیا مادہ پرست رویہ دور کردے اور سنجیدگی سے خدا کی عبادت اور انسانی ہمدردی اپنا لے تو دنیا کے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

☆ ایک مہمان خاتون ٹینا صاحبہ نے کہا: جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کے بارہ میں جو خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا اس نے مجھ پر اسلام میں عورت کے بارہ میں بہت عمدہ اثرات مرتب کئے ہیں اور اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ حضور انور کے خواتین کے جلسہ سے خطاب پر بھی وہ بہت خوش تھیں اور حیران تھیں کہ اسلام نے کتنی عمدگی سے عورت کے ساتھ مساوات قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ اس خطاب کو سننے کے بعد اس موضوع کے بارہ میں میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون Ana صاحبہ نے بتایا: میں بدھ اور ہندومت سے بہت متاثر ہوں۔ لیکن جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے مطالعہ کروں گی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ہی مجھ پر حقیقی اسلام کی تصویر بہتر رنگ میں اُبھری ہے اور میں اپنے اس مطالعہ کو اب وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔

کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 8 بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

انڈونیشیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

اسکے بعد پروگرام کے مطابق انڈونیشا سے آنے والے افراد جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں سے بعض احباب قبل ازیں جلسہ سالانہ یوکے 2016 میں شامل ہو چکے تھے اور یہاں لندن سے جرمنی گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باری باری وفد کے تمام ممبران سے گفتگو فرمائی۔ ملاقات کے آخر پر ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

بعدازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم سلمان رفیع، ولید احمد، عبدالقادر ریحان، رانا اسفند احمد، تحسین احمد، ودود احمد خاقان، سلمان منصور، محمد منیب خان، جاذب احمد، تمثیل احمد، احمد شہزاد چوہدری، حزقیل احمد تیمور، راغب اعجاز احمد، کاشف احمد، ابرار احمد، مرتاض احمد، جری اللہ ضیاء، ذکی اللہ ضیاء۔ عزیزہ عمائرہ مرزا، عدیلہ احمد، میرب دعا احمد، طاہرہ احمد، ہالہ سہیل، مشعل رضا، عطیۃ المالک محمد، شافیہ اشرف، ہبۃ النور شاہد، تحریم مبشر، کاشفہ نعمان محمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشا جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

قرارداد تعزیت بر وفات مکرم محمد شفیع اللہ صاحب

سابق صوبائی امیر کرناٹک و گووا

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) مکرم محمد شفیع اللہ صاحب کی وفات پر گہرے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے درج ذیل قرارداد تعزیت تحریر کرتے ہیں کہ:

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دِل تُو جاں فِدا کر (حضرت مسیح موعودؑ)

محترم محمد شفیع اللہ صاحب مرحوم نے اپنی حیات میں بہت کام کیا جس کا اعتراف افراد جماعت ہی نہیں بلکہ غیر بھی کرتے ہیں۔ آپ ایک صنعت کار کی حیثیت سے بنگلور اور بیرون کرناٹک میں معروف شخصیت رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعتی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ مقامی امیر، زونل امیر، صوبائی امیر، جیسے ممتاز عہدوں پر ایک عرصہ تک خدمات بجالانے کی توفیق پاتے رہے۔ بنگلور کی جماعتی ترقی میں موصوف کی قابل قدر مساعی رہی۔ موجودہ مسجد بنگلور کی تعمیر آپ ہی کا کارنامہ ہے جو وِلسن گارڈن میں موجود ہے جس سے احباب جماعت کو ایک مرکز مل گیا ورنہ اس سے قبل نمازوں کا اہتمام آپ ہی کے گھر پر ہوتا تھا۔ اب یہاں پنج وقتہ نمازوں کے ساتھ ساتھ جماعتی پروگرام، جلسے، اجتماعات وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے۔ آپ ایک اچھے منتظم، تجربہ کار اور دُوررس شخصیت تھے۔ بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی بدولت آپ کے دورِ امارت میں صوبہ کرناٹک کے کئی اضلاع کے مضافات میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں وجود میں آئیں۔ ان جماعتوں میں آپ نے مبلغین و معلمین کا تقرر کروایا۔ اس کے علاوہ اکثر جماعتوں میں مساجد اور مشن ہاؤس کا بھی آنمحترم نے انتظام کرایا۔ الحمد للہ۔ گلبرگہ جماعت کا مشن دار الذکر آپ کی عظیم مساعی ہے۔ آپ کی وفات سے بنگلور ہی نہیں بلکہ کرناٹک کی جماعتوں میں ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد پُر فرمائے۔ آمین۔

ہم جمیع افراد، مسلم جماعت احمدیہ گلبرگہ، مرحوم کے افرادِ خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(منجانب مجلس عاملہ جماعت احمدیہ گلبرگہ)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے، یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے......اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔'' (الفضل انٹرنیشنل، 2/جولائی 2004)

احباب کرام جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آڈیو بھی ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
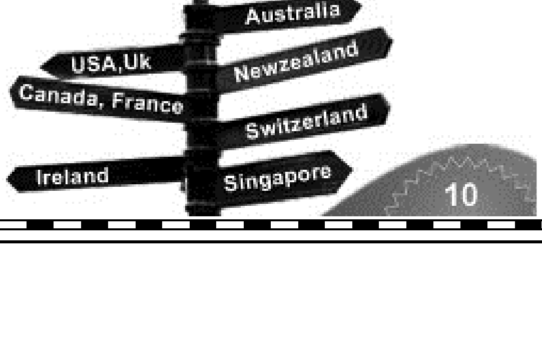

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

۞ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع مورخہ 16 تا18؍ستمبر 2016ء منعقد ہوا۔جس میں قادیان کے 9 حلقہ جات سے خدام واطفال نے شرکت کی۔مورخہ 16؍ستمبر 2016 کومکرم حافظ نعیم احمد پاشا صاحب نے مسجد اقصیٰ میں نماز تہجد پڑھائی۔نماز فجر کے بعد مکرم مولوی مبشر احمد صاحب خادم نائب مہتمم مقامی نے بعنوان ’’خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں‘‘ درس دیا۔نماز فجر اور درس کے بعد مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اجتماعی دُعا کروائی۔تینوں روز پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔اس دوران مورخہ 17؍ستمبر 2016ء کو احاطہ سرائے طاہر میں بعد نماز مغرب وعشاء ’’مجلس خدام الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر ایک مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں کثیر تعداد میں خدام، اطفال اور انصار بھائیوں نے شرکت کی۔یہ خصوصی نشست زیر صدارت مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوئی،جس میں محترم ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔مورخہ 18؍ستمبر 2016ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بمقام سرائے طاہر اختتامی تقریب و تقریب تقسیم انعامات زیر صدارت مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوئی۔تلاوت مکرم مرشد احمد صاحب ڈار مربی سلسلہ نے کی،عہد خدام واطفال مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دہرایا۔بعدہٗ ایک ترانہ پیش کیا گیا۔بعدہٗ سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان برائے سال 16-2015ء مکرم فلاح الدین قمر صاحب قائمقام معتمد نے پیش کی۔بعد ازاں خاکسار اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تقریر کی۔بعد ازاں مکرم لقمان قادر بھٹی صاحب نائب مہتمم مقامی وصدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔آخر میں صدارتی خطاب وتقسیم انعامات کے بعد دعا کے ساتھ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مہتمم مقامی، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ہفتہ قرآن کریم

۞ جماعت احمدیہ کرڑاپلّی میں مورخہ 20 تا26؍جولائی ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔مورخہ 20؍جولائی کو جامع مسجد کرڑاپلّی میں مکرم شیخ محمود صاحب نائب امیر کرڑاپلی کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کریم کے پہلے اجلاس کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی اہمیت وفضیلت کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اسی طرح باقی تمام دنوں میں بھی ہفتہ قرآن کے اجلاسات ہوئے جن میں تلاوت ونظم کے بعد قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

(شیخ علاء الدین، مبلغ انچارج کرڑاپلی، اڈیشہ)

۞ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 24 تا31؍جولائی 2016 کو ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔مورخہ 31؍جولائی کو ہفتہ قرآن کریم کے اختتامی اجلاس کا انعقاد احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں مکرم امیر صاحب بنگلور کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی حافظ رفیق الزمان صاحب نے کی۔نظم عزیزم فیصل احمد سیگل نے پڑھی۔بعد ازاں مکرم محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی، مکرم رضی اللہ صاحب، مکرم بشارت احمد استاد صاحب اور مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

۞ جماعت احمدیہ انڈیمان میں مورخہ 31؍جولائی کو احمدیہ مسجد میں مکرم سلطان احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہفتہ قرآن کریم منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب معلم سلسلہ نے کی۔بعد ازاں مکرم سلطان احمد صاحب اور خاکسار نے موقع کی مناسبت سے تقریر کی۔دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد حنیف شاہد، مبلغ انچارج پورٹ بلیئر جزائر، انڈیمان ونیکوبار)

۞ جماعت احمدیہ سورو، اڈیشہ میں مورخہ 31؍جولائی تا7؍اگست 2016 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔یہ پروگرام جماعت کے سات احمدی گھروں میں کیا گیا۔روزانہ بعد نماز عشاء اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ہفتہ قرآن کریم کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔انصار، خدام، لجنہ وناصرات نے ان اجلاسات سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔اللہ کے فضل سے بکثرت احباب جماعت کی روزانہ تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ ہوئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنی احکامات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(مبلغ سلسلہ سورو، اڈیشہ)

۞ جماعت احمدیہ واسکو میں مورخہ 30؍جولائی 2016 کو مکرم قمر الحق صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ واسکو کی زیر صدارت جلسہ ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عارف صیقل صاحب نے کی۔نظم کے بعد خاکسار نے ’’فضائل القرآن اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اس موقع پر واسکو میں خدام، اطفال، لجنہ وناصرات کی تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔

(عبدالستار، مبلغ سلسلہ ساونت واڑی، گووا)

۞ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 22 تا28؍اگست 2016 کو حلقہ نالاسپارہ، بیلاپور، کلّوا، سیوڑی، میراپائندر، ممبئی سینٹرل وغیرہ میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔مکرم عارف خان صاحب مبلغ سلسلہ ممبئی اور مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ نے تمام اجلاسات میں شرکت کر کے قرآن مجید کے متعلق مختلف علمی موضوعات پر تقریر کی۔مورخہ 28؍اگست 2016 کو مکرم محمد عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد مکرم ناصر احمد خان صاحب نے ہفتہ قرآن کریم کی رپورٹ پیش کی۔اس موقعہ پر 5 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی اور 4 بچوں کو قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کرایا گیا۔اختتامی اجلاس ودعا کے ساتھ تقریب اختتام پزیر ہوئی۔

۞ جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 19 تا26؍اگست 2016 کو ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد ہوا۔جس میں ہر روز قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر تقریر ہوئی۔مکرم محمد عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے دو بچوں کی تقریب آمین ودو بچوں کو قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کروایا۔

☆ جماعت احمدیہ پونہ وگووا میں بھی ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان نے قرآن کریم کو پڑھنے،سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کے متعلق نصائح کیں۔جن خدام واطفال کی تقریب آمین ہوئی۔ان کے اسماء یہ ہیں۔

(جماعت احمدیہ ممبئی): عزیز عطاء الکریم، عبد اللہ بلال، سید عدیل احمد، سید شرجیل احمد، عزیزہ امۃ العلیم۔

(جماعت احمدیہ ساونت واڑی): عزیزم سلمان احمد ٹیکڑی، شیخ صمد احمد۔(جماعت احمدیہ پونہ): مکرم ابوالآخر صاحب، مکرم سید خالد احمد صاحب، مکرم سراج احمد صاحب، مکرم سراج احمد گڈّے صاحب، مکرم ظہیر احمد صاحب۔

(سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

جلپائی گوڑی ودارجلنگ میں فری ہومیوپیتھی کیمپ کا انعقاد

۞ مورخہ 20 تا23 اور 31؍جولائی 2016 کو سلی گوڑی مشن وارد گرد کے دیہاتوں میں فری ہومیوپیتھی کیمپ لگایا گیا۔409 مریضوں کا چیک اَپ کر کے ادویہ دی گئیں۔مورخہ 24و25؍جولائی کو دارجلنگ کے دیہاتی علاقوں میں ہومیوپیتھی کیمپ لگایا گیا، 194 مریضوں نے کیمپ سے فائدہ اٹھایا۔اسی طرح جے گاؤں میں 86 اور دورزی (چنگ ماری) میں 186 مریضوں کو مفت ہومیوپیتھی ادویہ دی گئیں۔جماعت احمدیہ کی اس سماجی خدمت کو علاقہ میں خوب سراہا گیا۔4 اخبارات دینک جاگرن ہندی، اتتر بنگو بنگلہ، بھارت درپن ہندی اور ہمالیہ درپن، نیپالی میں ان میڈیکل کیمپوں کی خبریں شائع ہوئیں۔

(محمد صغیر عالم، مبلغ انچارج دارجلنگ)

جماعت احمدیہ پٹنہ، گیا میں نماز عید الاضحیٰ کی ادائیگی

۞ جماعت احمدیہ گنگاہارہ میں مورخہ 13؍ستمبر 2016 کو صبح 8:30 بجے نماز عید الاضحیٰ ادا کی گئی۔مکرم آدم حسین صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔آخر پر دعا کی گئی۔جماعت احمدیہ گیا میں صبح 8:40 پر مکرم شیخ خالد احمد صاحب نے نماز عید الاضحیٰ پڑھائی۔اسی طرح جماعت احمدیہ پٹنہ میں صبح 8:45 پر مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر کے مکان پر خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔تمام جماعتوں میں بعد دوپہر 3 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید live سُنا گیا۔احباب جماعت حضور پُرنور کے ساتھ اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ، بہار)

جماعت احمدیہ بنگلور کی مساعی

۞ مورخہ 25؍ستمبر 2016 کو صبح 8 بجے احمدیہ مسجد ولسن گارڈن بنگلور کے پاس ایک بُک اسٹال لگایا گیا،جس کے ذریعہ کثیر تعداد میں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔انصار، خدام اور اطفال نے ذوق وشوق سے ڈیوٹیاں دیں۔بعد نماز عصر شام ساڑھے پانچ بجے مکرم امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم تبلیغ کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ رفیق الزمان صاحب نے کی۔نظم عزیزم فیصل احمد سیگل نے پڑھی۔بعد ازاں مکرم شارق سیگل صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۞ مورخہ 16؍ستمبر 2016 کو خاکسار، مکرم سید شارق مجید صاحب اور مکرم حافظ رفیق الزمان صاحب پر مشتمل وفد نے ولسن گارڈن پولیس اسٹیشن جا کر وہاں کے پولیس آفیسر ودیگر افسران سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کا تعارف کرایا اور حضور انور کی کتاب ورلڈ کرائسس اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس تحفۃً دی۔

۞ مورخہ 11؍ستمبر 2016 صبح 4 بج کر چالیس منٹ پر احمدیہ مسجد میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔نماز فجر کے بعد ایک محفل سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں عید الاضحیٰ اور قربانی کے مسائل کے متعلق پوچھے جانے والے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔بعد ازاں ایک مشترکہ وقار عمل ہوا۔اس موقعہ پر ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7961: میں سکینہ بیگم زوجہ مکرم ظفر الدین خان صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی،موجودہ پتہ :80 فٹ روڈ،زکات ناکا،سرندر نگر، گجرات، مستقل پتہ: مارکٹ محلہ، کیرنگ ،خوردہ ،اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رجون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر الدین احمد خان　　الامۃ: سکینہ بیگم　　گواہ: پی سکندر حسین باشا

مسل نمبر 7962: میں صبیہ بیگم زوجہ مکرم سلمان احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی ،ساکن دھرم پورہ (حلقہ مبارک) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 رجولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور نقرئی: ایک جوڑی پایل۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ: محمد یونس　　الامۃ: صبیہ بیگم　　گواہ: سلمان احمد

مسل نمبر 7963: میں سیما عذرہ زوجہ مکرم سہیل احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن دھرم پورہ (حلقہ دارالرحمت) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ٹوپس ادھا تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سہیل احمد　　الامۃ: سیما عذرہ　　گواہ: محمد یونس

مسل نمبر 7964: میں کامنہ بیگم زوجہ مکرم ظفر الدین صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1988 ،ساکن دھرم پورا (حلقہ دارالرحمت) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سیدہ صالحہ مبشر　　الامۃ: کامنہ بیگم　　گواہ: نصیر احمد طارق

مسل نمبر 7965: میں بلال احمد این ولد مکرم ایم ناصر صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن عابدہ منزل،وٹایال وارڈ مُکّائیل ،آلپّی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد نجیب خان　　العبد: بلال احمد این　　گواہ: اے ایم بشیر

مسل نمبر 7966: میں بقرید بیگم زوجہ مکرم بابو علی صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کُسما ضلع سیتاپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رجولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زرعی زمین: 1 بیگھہ۔ زیور نقرئی: چار عدد چوڑی، گلے کی چین ایک عدد، پائل ایک جوڑی (کل وزن 100 گرام)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: بقرید بیگم　　گواہ: منعم احمد

مسل نمبر 7967: میں صدیقہ ظفر زوجہ مکرم شبن خان صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن لودھی پور ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 رجولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک جوڑی ٹوپس 3 گرام، ناک کا پھول پانچ عدد 2 گرام ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: صدیقہ ظفر　　گواہ: شیخ مقبول احمد شاہد

مسل نمبر 7968: میں محمد عاقب نائک ولد مکرم فاروق احمد نائک صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ناصر احمد بٹ　　العبد: محمد عاقب نائک　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7969: میں قرۃ العین زوجہ مکرم خورشید احمد میر صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن اقبال کالونی تحصیل بھدرواہ ضلع ڈوڈا صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 چین، 2 جوڑی کانٹے، 2 بالیاں، 2 ٹاپس۔زیور نقرئی: 1 انگوٹھی۔حق مہر: -/18,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد شبیر احمد　　الامۃ: قرۃ العین　　گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر 7970: میں ای محمد امین اللہ ولد مکرم پی .اسحاق صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ پلمبر عمر 47 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن L-376، ملّیگائی نگر، T.N.H.B کالونی ڈاکخانہ انائیور ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رستمبر 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے .وی .محمد طاہر　　العبد: ای .محمد امین اللہ　　گواہ: محمد غوث

مسل نمبر 7971: میں آئی .سلیم ولد مکرم اسماعیل محی الدین صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 33 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن 135 سیکنڈ سٹریٹ، بھارت نگر، بی .بی .کولم، ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائشی مکان بمقام کولم ،مدورائی رقبہ 18x39 فٹ ، زمین 5 سینٹ بمقام ترومنگلم ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد انور احمد　　العبد: آئی .سلیم　　گواہ: کے .وی .طاہر

مسل نمبر 7972: میں خالد حسین ولد مکرم عبد الغنی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: دوبئی، مستقل پتہ: شیندرہ، پونچھ، جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رجولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 700 درھم ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آصف ملک　　العبد: خالد حسین　　گواہ: نوید اسلام

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز اور فرّخ راحیل)

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن
14 / اگست 2016 (حصہ دوم)

نظم کے بعد اس اجلاس کی تیسری تقریر اردو زبان میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج و امام مسجد فضل لندن نے 'ہمارا خدا زندہ خدا' کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا: اس عنوان میں آج کی اس دنیا کے لئے حقیقی نجات کا پیغام ہے جو مادیت میں گُم اور خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہوتی جارہی ہے۔ اس دَور میں دہریت کے علاج اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے محمدی فیضان کی برکت سے، گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والی انسانیت کو دائمی نجات اور روحانی زندگی کی نوید دیتے ہوئے فرمایا:

''آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اِس وقت موسیٰ کا طُور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہوگیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کررہا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 346)

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے اختتام میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد پیش کیا: ''کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22-21)

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے کی انگریزی زبان میں تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک'۔ مقرر موصوف نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم الشّان اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ایک غیر معمولی پیشوا کے طور پر صبر، دوسروں کے حقوق کا احترام، حلم، انصاف، رحم دلی، احسان اور مفاہمت کا نمونہ دکھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ میں رحم اور عفو کا بکثرت اظہار ہوتا ہے۔ ان اخلاق سے مستفیض ہونے والے صرف مسلمان ہی نہ تھے بلکہ آپ کا فیض ان غیر مسلموں تک بھی پھیلا ہوا تھا جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مشن اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کوشش میں صَرف کردیں۔ آپؐ نے کبھی بھی کسی سے انتقام نہ لیا اور ان دشمنوں تک کو ہمیشہ معاف فرمایا جنہوں نے آپؐ کو جانی نقصان تک پہنچانے کی کوشش کی۔ آپؐ کی حیاتِ مبارکہ آپ کی عاجزانہ فطرت اور نیک کاموں کی گواہی دیتی ہے۔ آپ نے مسلمانوں اور اپنے دور کے تمام مذاہب اور سیاسی گروہوں کے حقوق کے لئے جدّ و جہد کی۔ آپ نے اپنی زندگی دنیا میں امن قائم کرنے کے سادہ مقصد کو سامنے رکھ کر گزاری۔

عالمی بیعت

عالمی بیعت کیلئے دنیا بھر سے تشریف لانے والے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے متعدد زبانیں بولنے والے نومبائع احمدی ودیگر احمدی ایک ترتیب کے ساتھ بیٹھنے لگے۔ حضور انور ایک بج کر 2 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بادامی رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اِمسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو انیس ممالک سے تین سو تین قوموں سے تعلق رکھنے والے پانچ لاکھ چوراسی ہزار تین صد تراسی افراد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی اور احمدیت میں باقاعدہ طور پر شمولیت اختیار کی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اسکے بعد حضورِ انور بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرینِ جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی لائیو اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سنٹرز اور گھروں میں حضورِ انور کی اقتدا میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا اور مختلف زبانوں کے مترجمین ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے رہے۔ جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضورِ انور نے صرف اردو میں الفاظِ عہدِ بیعت دہرا کر حاضرین وناظرین وسامعین سے بیعت لی۔

عالمی بیعت کی اس نہایت بابرکت تقریب میں اس بات کا خیال رکھا گیا کہ عالمی بیعت کے دوران جلسہ گاہ اور اس کے گرد ونواح میں موجود تمام افراد کا امام وقت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انسانی زنجیر کے ذریعہ جسمانی رابطہ بھی ہوجائے۔ عالمی بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور کی اقتدا میں اپنے مولیٰ کریم کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ حضورِ انور اس کے فوراً بعد سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں سے نمازِ ظہر وعصر کے لئے اذان کہی گئی۔ بعد ازاں پیارے حضور نے نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی اور اپنے دفتر واپس تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 / اکتوبر 2016)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821, +91-8196808703

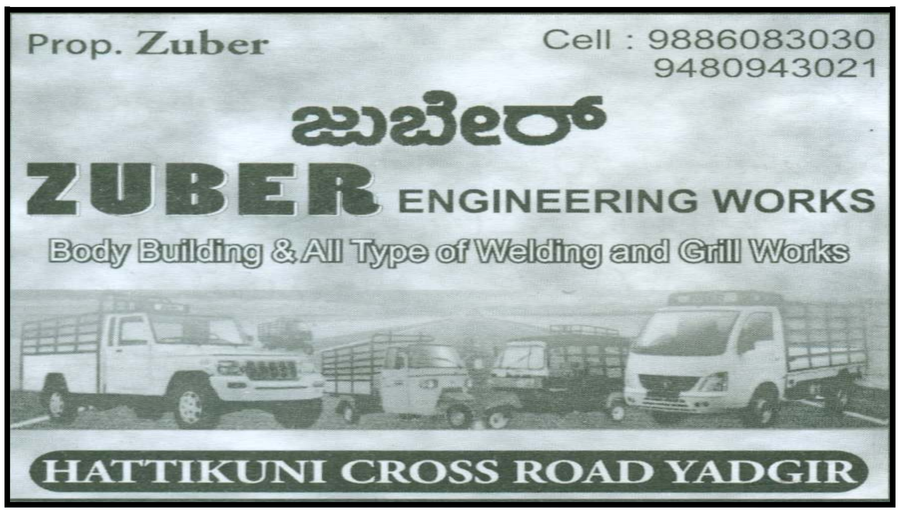

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e-mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 20 Oct 2016 Issue No. 42

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e-mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

تمام شاملین جلسہ اور سننے والے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم نے جلسہ پر جو سُنا ہے اسے ابھی تک اپنایا ہوا ہے؟ اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور یہ بھی جائزے لیں کہ کس طرح ہم نے نیک باتوں کو ہمیشہ اپنائے رکھنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - 14/اکتوبر 2016 - کینیڈا)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ گذشتہ ہفتہ منعقد ہوا اور اس کے فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دُنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے انتظامات بھی اچھے ہوتے ہیں۔

ان تین دنوں میں ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دُنیا داری کی سوچ بالکل غائب ہوجاتی ہے۔ صرف جلسہ اور بےنفس ہو کر کام کرنا، سب کارکنان کی سوچ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان سب کارکنان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر سوچ سے بالا ہو کر، ہر خواہش سے بالا ہو کر اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور کام کرنا ہے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کو پیش نظر رکھنا ہے۔

پس ہمیں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے جماعت کو خدمت کرنے والے ایسے کارکن مہیا فرمائے ہیں جو باوجود پڑھے لکھے ہونے کے بےنفس ہو کر خدمت کرتے ہیں۔ اگر انہیں کہا جائے کہ ٹائلٹس کی صفائی کرو تو وہ بھی کرتے ہیں کھانا پکانے کا کام کرو تو وہ بھی کرتے ہیں کھانا کھلانے کا کام کرو تو وہ بھی کرتے ہیں۔ سکیورٹی کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں، پارکنگ کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور اس طرح مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی دے رہے ہوتے ہیں۔ بچے جب جلسہ گاہ میں مہمانوں کو خاموشی اور ایک شوق سے پانی پلا رہے ہوتے ہیں تو غیر مہمان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیسے تم لوگ ان بچوں میں یہ خدمت کا جذبہ پیدا کر دیتے ہو۔

پس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کو، کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جن میں سے کئی ایسے ہیں جو جلسہ کے انتظامات کے لئے جلسہ سے پہلے بھی کام کرتے ہیں اور بعد میں بھی۔ بعض مجھے ملے جنہوں نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کی ڈیوٹی کی وجہ سے اگر چھٹی نہیں ملی تو اپنی نوکریاں چھوڑ دیں۔ نہ ہی یہ لوگ اپنی نیند کو دیکھتے ہیں اور نہ آرام کو۔ پس پہلے تو مَیں خود تمام کارکنوں، بچوں، مہمانوں، لڑکیوں، لڑکوں، عورتوں، مردوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا اور ایک خدمت کے جذبہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی خوشی سے اور بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیا۔ یہ کام حقیقت میں ایک خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔ بظاہر تو یہ کارکن کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو غیر آتے ہیں ان کے لئے یہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتے ہیں، کئی لوگوں کی ہدایت کا باعث بن جاتے ہیں۔ امریکہ سے آئے ہوئے ایک غیر احمدی دوست جو بنگالی ہیں اور بنگالی احمدیوں کے ساتھ آئے تھے، شہید الرحمن ان کا نام ہے، کہتے ہیں کہ جلسہ دیکھنے کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آیا ہوں۔ مجھے ملاقات میں بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر کیا ہے اور انشاء اللہ وہ جلد جماعت میں داخل ہوجائیں گے تو اس طرح جلسہ سے تبلیغ بھی ہوتی ہے۔

ڈیب شولڈے یہاں کے ممبر پارلیمنٹ ہیں کہتے ہیں کہ ہمیشہ کی طرح مَیں آج بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو اس جلسہ کو نہایت منظم طریق سے چلا رہے ہیں۔ جلسہ کا منظم طریق پر چلنا رضا کاروں کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ پس یہ رضا کار کارکن بڑا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں اس لحاظ سے سب کارکنوں کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ جہاں وہ مہمانوں کی خدمت بےنفس ہو کر کرتے ہیں وہاں ایک خاموش مبلغ بن کر احمدیت کا پیغام بھی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کی خدمت کے جذبہ کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ان کو اس خدمت کی بہترین جزا بھی دے۔

اسی طرح ایم.ٹی.اے کے کارکنان ہیں، دُنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہئے، سب نے ایک کوشش سے جلسہ کے تینوں دن بڑی محنت سے جلسہ کا لائیو پروگرام دکھانے کا انتظام کیا۔

ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکر گزار ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکر گزار بنو میں تمہاری استعدادوں اور تمہاری صلاحیتوں کو بھی بڑھاؤں گا اور اپنی باقی نعمتیں بھی ادا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ جب اَزِیۡدَنَّکُمۡ کہتا ہے تو کسی بات کو محدود نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نوازتا ہے تو بیشمار نوازتا ہے اور ہر لحاظ سے نوازتا ہے۔ پس مؤمنین کا یہی طریق ہے کہ ہر کامیابی پر، ہر اچھی بات پر خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنیں اور جہاں کمزوریاں دیکھیں وہاں اللہ تعالیٰ سے رحم مانگیں اور استغفار کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب میں بعض مہمانوں کے تاثرات بیان کرتا ہوں۔ فرمایا: پہلے بعض اپنے احمدی دوستوں کا جو سیرین عرب ہیں ان کا تاثرات بیان کرتا ہوں۔ ایک احمدی دوست احمد درویش صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا، جب میں جلسہ میں داخل ہوا اور خلیفہ وقت کی موجودگی دیکھی تو مجھے لگا کہ میں اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ میری زندگی میں جو سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے وہ یہ ہے کہ میری نماز خشوع و خضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ پس یہ وہ تبدیلی ہے جو ہر احمدی میں جلسہ میں شامل ہو کے آنی چاہئے صرف چند دن کے لئے نہیں بلکہ مستقل۔

اسی طرح ایک سیرین احمدی الحاج عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جا سکتا۔ دُنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انتظام کے ساتھ اکٹھے ہوئے تھے۔ پھر کہتے ہیں جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتی کہ بچوں کے اُچھل کود کو بھی مدّنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔ جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل و حمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔ کہتے ہیں خطابات اور ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔ میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک مسلمان فیملی کو دعوت دی تھی وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر جو میرا آخری دن کا خطاب تھا اس کو بڑا پسند کیا اور احمدیوں کی اپنے امام کے لئے محبت ان مہمانوں کے لئے حیران کن امر تھا۔

سلمی جبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ کے نظم و ضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ جلسہ میں مختلف ممالک مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دُنیا تک پہنچایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ چند احمدی لوگوں کے تاثرات تھے جو میں نے بیان کئے، نئے بھی اور پرانے بھی۔ فرمایا: غیروں کے بھی تاثرات ہیں جو بیان کرتا ہوں۔

جرمن قونصلیٹ یہاں آئے تھے، میرے متعلق کہتے ہیں کہ اختتامی خطاب میں بڑا حقیقی اسلام کو بیان کیا، جو امن اور عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آرہی تھی کاش کہ دُنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پروپیگنڈے کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دُنیا میں حقیقی امن قائم ہوجائے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہر فقرہ ان کا سچائی پر مبنی تھا اور دُنیا کے امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا۔ کہتے ہیں میں بھی اس پیغام کو جہاں تک میرے لئے ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

چرچ سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن و سلامتی کے بارے میں بتایا ہے۔ اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہنچانیں۔ جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو بڑی پُرامن ہے۔

بیلیز سے آئے ہوئے وہاں کے میئر جو یُو.کے میں بھی آچکے ہیں کہتے ہیں کہ خلیفہ کے خطاب کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے۔ جس طرح خلیفہ نے بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی ہے تو اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفہ نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دُنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان کی ہیں میں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

ایک مہمان نے میری آخری تقریر سنی اور کہتے ہیں کہ یہ حیران کن تھی۔ میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جلسہ سالانہ پر جو بھی مہمان آتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا تاثر لے کر جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی بہتری کے سامان پیدا کرتا ہے وہاں غیروں کے لئے بھی جماعتی تعارف اور تعلقات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر دُنیا کو پتا چلتی ہے گذشتہ کچھ عرصہ سے مسلمان ممالک کے حالات اور اس کی وجہ سے دنیا کے حالات جو سامنے آرہے ہیں اس نے میڈیا کی نظر بھی جماعت احمدیہ کی طرف پھیری ہے۔ پہلے تو باوجود کہنے کے یہ لوگ نہیں آتے تھے۔ ہمارے نوجوانوں کا بھی بڑا کردار ہے جنہوں نے میڈیا کے ساتھ بڑے وسیع پیمانے پر تعلقات بنائے۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ کے پہلے دن ایک پریس کانفرنس بھی تھی۔ اچھی کوریج ہوئی ہے اور جماعت کا تعارف ہوا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم بتائی گئی۔ اُن کو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ فرمایا: میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ہو، حالات حاضرہ پر بات ہے، یا کسی اور موضوع پر، کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے ان باتوں کو جوڑوں تاکہ اسلام کی حقیقت ان لوگوں کو پتا چلے۔

فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو وہ کر رہا ہے اور جماعت کا تعارف پھیل رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات ہماری توجہ بھی اس طرف پھیرتی ہے کہ ہم اِنہی باتوں پر خوش نہ ہو جائیں بلکہ اپنی روحانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھائیں۔ ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے تو اسے فضل الٰہی جانیں اور تمام عہدیداران بھی اور خدمت کرنے والے بھی اپنے فرائض کو تقویٰ پر چلتے ہوئے انجام دینے کی کوشش کریں اور تمام شاملین جلسہ اور سننے والے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم نے جلسہ پر جو سنا ہے اسے ابھی تک اپنایا ہوا ہے زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور یہ بھی جائزے لیں کہ کس طرح ہم نے نیک باتوں کو ہمیشہ اپنائے رکھنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق دے جو حقیقت میں خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے اور اس سے تعلق جوڑنے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad